

خدا چاہتا ہے

رضائے محمد ﷺ

(حصہ چہارم)

طائفہ

بہر طریقت رہبر شریعت

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ العالی

تخریج و حوالہ

حضرت علامہ مفتی محمد عطا اللہ نعیمی دامت برکاتہم

دیکھ دارالافتاء جمعیت اشاعت الہدیت (پاکستان)

ناشر

جمعیت اشاعت الہدیت (پاکستان)

نور مسجد، کافندی بازار، ٹٹھارہ، کراچی فون: 32439799

نام کتاب

خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

مؤلف

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ

تخریج و حوالہ

حضرت علامہ مفتی محمد عطا اللہ نعیمی دامت برکاتہم

نظر ثانی

حضرت علامہ مولانا مولانا محمد عرفان ضیائی مدظلہ

حضرت مولانا محمد عابد قادری

رجب المرجب ۱۴۳۶ھ / جون ۲۰۱۵ء

۳۰۰۰

جمعیت اشاعت الہدیت (پاکستان)

نور مسجد، کافندی بازار، ٹٹھارہ، کراچی فون: 32439799

www.ishaateislam.net website: پر موجود ہے۔

فہرست مضامین

19	۱۱۔ شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت
25	۲۰۔ ۱۲۔ خلفائے اربعہ دیگر صحابہ کرام کی فضیلت
28	۲۱۔ ۱۳۔ اللہ جل شانہ کی رضا
30	۲۲۔ ۱۴۔ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں
35	۲۳۔ ۱۵۔ نیکواری کی حیت
36	۲۴۔ ۱۶۔ اولیاء اللہ کا مختلف مقامات پر حاضری
37	۲۵۔ ۱۷۔ بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے
38	۲۶۔ ۱۸۔ کرامات اولیاء حق ہے
38	۲۷۔ ۱۹۔ حضور پر نور ﷺ
38	۲۸۔ ۲۰۔ شیخ کا استعمال خدہ کپڑا فیوض و برکات کا باعث ہے
39	۲۹۔ ۲۱۔ حضور کی حاضری
39	۳۰۔ ۲۲۔ اہل بیت علیہم السلام
40	۳۱۔ ۲۳۔ حضور کی حاضری
40	۳۲۔ ۲۴۔ حضور کی حاضری کی حقیقت
42	۳۳۔ ۲۵۔ سو دہائی میں سب کاسب دو پیچہ حرام ہے
42	۳۴۔ ۲۶۔ خیر و نیکواری کی غذا شربت اور اس ذاتی مرض کا علاج
44	۳۵۔ ۲۷۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں ضروری ہیں
45	۳۶۔ ۲۸۔ چند نصیحتیں جو ضروری ہیں
48	۳۷۔ ۲۹۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد کے مطابق عمل کرنا ذریعہ نجات ہے
48	۳۸۔ ۳۰۔ نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور کلمہ طیبہ کے فضائل
50	۳۹۔ ۳۱۔ اہل اللہ کو باطن میں دنیا سے کوئی تعلق نہیں

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	۱۔ اثر لفظ	6
۲۔	۲۔ حالات مصنف	7
۳۔	۳۔ اللہ وحدہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے	9
۴۔	۴۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے	10
۵۔	۵۔ نبی کریم ﷺ کی تابعداری ذریعہ نجات ہے	10
۶۔	۶۔ اجابہ مصطفیٰ ﷺ کے متعلق امام ربانی کا قول	11
۷۔	۷۔ حقیقت محمدی ﷺ	11
۸۔	۸۔ حدیث "أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُفُوسَ"	11
۹۔	۹۔ حدیث "خلقت من نور اللہ"	12
۱۰۔	۱۰۔ حضور ﷺ کی امت میں داغ کی آرزو	12
۱۱۔	۱۱۔ شانِ محبوبی ﷺ	13
۱۲۔	۱۲۔ حقیقت الحقائق کا مطلب	15
۱۳۔	۱۳۔ حدیث لولاک	15
۱۴۔	۱۴۔ حضور ﷺ کو معراج کو جو مبارک کے ساتھ ہوا	15
۱۵۔	۱۵۔ حضور ﷺ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے	16
۱۶۔	۱۶۔ حضور ﷺ کو اپنی طرح بشر کہا نہ تھوڑی بے عقلی ہے	18
۱۷۔	۱۷۔ نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کی اتباع لازم ہے	18
۱۸۔	۱۸۔ سنت نبوی ﷺ پر عمل کرنا ہی بزرگی ہے	19

- ۴۰۔ ۳۲۔ محبوب صالح، اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے
 ۴۱۔ ۳۳۔ یون کی بلنہ شان دور اس کو اپنے سے بچنا ضروری ہے
 ۴۲۔ ۳۴۔ حق تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنا چاہئے
 ۴۳۔ ۳۵۔ قرآن مجید تمام احکام شرعیہ کا جامع ہے
 ۴۴۔ ۳۶۔ فضائل امام عظیم علیہ السلام روزِ جزا حضرت - صلی اللہ علیہ وسلم
 ۴۵۔ ۳۷۔ اپنے حق کے زندہ اور مومنوں کو نے کے باوجود دوسرے شخص
 کے پاس جا کر روضہ کی طلب کرے یہ جائز ہے
 ۴۶۔ ۳۸۔ تو بہ، دانا بہ، دور رس، وقوفی
 ۴۷۔ ۳۹۔ کلماتِ اذان کے معانی
 ۴۸۔ ۴۰۔ محبتِ اہل بیت
 ۴۹۔ ۴۱۔ آپ ﷺ کا غلیہ مبارک
 ۵۰۔ ۴۲۔ مآخذ و مراجع

پیش لفظ

اس حصے میں اس عظیم ہستی کے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں حبیب رسول ﷺ کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی پاسپاتی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اہل حضرت عظیم البرکت الخاں احمد رضا خاں محدث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کا ملین کو بھیجا جن کے ذریعے آج اہل سنت و جماعت کا پول پالا ہے، جن کو امام و خواص امام ربانی مجددِ دلفانی شیخ احمد قاری سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جانتی ہے، چالیس فرمودات ”مکتوبات“ کو ذکر کیا گیا ہے، تاکہ مسلمان خصوصاً سلسلہ نقشبندیہ سے وابستگان اپنی زندگی کے شیب و فراز میں ان کو پڑھ کر اپنے عقائد کی پختگی پر عمل پیرا ہو کر نجاتِ قبری حاصل کر سکیں۔

میر طرہ شریعت، رہبر شریعت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مجددی مدظلہ العالی نے امام احمد رضا کے مشہور شعر کا ایک مصرعہ ”خدا چاہتا ہے رضا ہے محمد“ کو کتب و رسائل میں کتب تہذیب دینا اور اسے ہی بنیاد دینا کر ایک مجموعہ تیار کیا جس کی تصحیح و تصدیق حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب دارالافتاء کے سربراہ اور ہمارے مددگار جامعہ اسلامیہ، دارالعلوم دیوبند کے مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نسیمی نے بڑی محنت سے انجام دیا ہے۔ اس بارہ لکھ کا چوتھا اور آخری حصہ شائع کیا جا رہا ہے جو حیاتِ اشاعتِ اہلسنت اسے اپنے سلسلہ وقت اشاعت کے 194 ویں نمبر پر شائع کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مکتوب اور بخشی اور اراکین ادارہ کی اس سعی کو قبول فرمائے۔ اور اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔ آمین

محمد عرفان المانی

حالاتِ مصنف

پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت خواجہ اشرف قشندہ یحییٰ دیہی (بریلوی) حنفی کہ جنہیں حلقہ احباب میں مولیٰ صاحب اور مریدین و معتقدین میں میاں صاحب کے نام سے پکارا جاتا ہے، آپ مسلک سنی (بریلوی) شریعت قشندہ یحییٰ دی اور نسا آرائیں ہیں، آپ غلام نبی ولد ثانی قشندہ یحییٰ دی کے ہاں 1935ء کو چک نمبر 82 رسوپور آرائیاں تحصیل ضلع شیخوپورہ میں تولد ہوئے۔

ابتدائی تعلیم چک نمبر 116 تحصیل لیاقت پور ضلع رجم یار خان میں حاصل کی، پھر ساہیوال کے اسلامیہ ہائی اسکول سے میٹرک اور گورنمنٹ کالج ساہیوال سے ایف اے کیا، ”بہار شریعت“ اور ”مکتوبات امام ربانی“ کا درس پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت خواجہ غلام رسول قشندہ یحییٰ دی سے لیا، اور کچھ دینی تعلیم فیض ملت علامہ فیض احمد اویسی سے اس زمانے میں حاصل کی جب آپ علوم دینیہ کی تحصیل سے فراغت کے بعد اپنے گاؤں حامد آباد شریف لاہور آئے، اور آپ بچپن سے ہی ذکر گری کی طرف میلان رکھتے تھے جس کی ایک مثال یہ ہے کہ بزرگان قشندہ یہ سنی دور و حال تعلق کی وجہ سے گھر کا مال بھی نہیں رکھتے تھے، ان کے ہاں دلی کامل، عارف اسرار حقیقت حضرت میاں انیس بخش قشندہ یحییٰ دی، پیر طریقت جمع جود حضرت میاں شہاب الدین قشندہ یحییٰ دی اور پیر طریقت رہبر شریعت عارف ہاشمی حضرت خواجہ غلام رسول قشندہ یحییٰ دی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے کامل ولی گزرے ہیں۔

جب آپ کالج میں زیر تعلیم تھے انہی ایام میں پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں شہاب الدین قشندہ یحییٰ دی علیہ الرحمہ کہ جن کا مزار مبارک سنڈی ہاں سے کچھ آگے ہے سے شرف بیعت حاصل کیا۔ پھر آپ کے شیخ حضرت میاں شہاب الدین علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد جب ان کی مسند پر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت میاں غلام رسول قشندہ یحییٰ دی علیہ الرحمہ متمکن ہوئے تو ان سے خلافت حاصل کی اور حضرت کی حیات میں مریدین کی

ترتیب کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی اور آپ کی حیات کے آخری تقریباً دس سال اس طرح گزرے کہ جب بھی کوئی بیعت ہونے کے لئے آتا تو حضرت اُسے آپ کی خدمت میں بھیج دیتے، حضرت میاں غلام رسول قشندہ یحییٰ دی علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد حضرت میاں صاحب نے بلا اتفاق آپ سے تجدید بیعت کیا اس طرح اس پر مسند پر آپ متمکن ہیں۔

آپ شیخوپورہ سے اپنے آبائے کے ساتھ رجم یار خان منتقل ہوئے، پھر وہاں سے ضلع مظفر گڑھ (حال ضلعیہ)، وہاں سے 1964ء میں اپنے والد اور رفقاہ حاجی عطاء محمد اور حاجی محمد شفیع اور میاں غلام رسول قشندہ یحییٰ دی علیہ الرحمہ کے برادر اکبر میاں عمر الدین کے بیٹوں کے ساتھ ٹھکانہ سندھ منتقل ہوئے، کوٹھ حاجی عطاء محمد دلچہ..... ضلع ٹھکانہ سندھ میں مریدین کی تربیت کی ذمہ داری آپ کے ہی حوالے کی گئی اور باقاعدہ بعد نماز عشاء کتبہ شریف کا درس دینا کرتے تھے اور اپنے سالار کے اور اوداد کا کرکرا لیا کرتے تھے اور دینی میں لوگوں کی رہنمائی فرماتے،

حضرت صاحب نے رجم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

حضرت صاحب نے رجم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

حضرت صاحب نے رجم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

حضرت صاحب نے رجم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

حضرت صاحب نے رجم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

حضرت صاحب نے رجم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

حضرت صاحب نے رجم یار خان (شہر) میں قیام پذیر ہیں۔

﴿۲﴾

اب چالیس فرمودات امام ربانیؒ کی تجلید واقعہ شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۱) کے ”مکتوبات“ سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، تاکہ میرے مسلمان بھائی خصوصاً سلسلہ نقشبندیہ سے وابستگان اپنی زندگی کے کشیدہ و فرازمیں اُن کو پڑھ کر اپنے عقائد کی پختگی پر عمل پیرا ہو کر نجاتِ قہدی حاصل کر سکیں، یہ وہ عظیم ہستی ہے جس نے مسلمانوں کے دلوں میں حبیبِ رسول ﷺ کی وہ شمع روشن فرمائی جس کی پاسبانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اہلِ حضرت عظیم البرکت الغامہ احمد رضا خاں محدث بریلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے کمالین کو بھیجا جن کے ذریعے آج اہلِ ستودہ و جماعت کا بول بالا ہے۔

۱۔ اللہ وحدہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے

ہمارا تمہارا بلکہ تمام جہان والوں یعنی آسمان و زمین اور اہل و اعلیٰ دونوں کا پروردگار صرف ایک ہی ہے، اور وہ بیچون و بیچگون ہے، شبہ و مانند سے محض ہے شکل و امثال سے محض ہے، پروردگار زند اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے، اُس بارگاہ میں ہرے اور ہرے میں کوئی کدوئی محال ہے؟ اتحادِ حلول کی آمیزش اُس نیکانہ کی شان میں برکت ہے، نہ کوئی برکتی پسند ہونے اور ناظر ہونے کا گمان اُس جنابِ قدس کے حق میں محال ہے، وہ کمالی خطاب کی نگاہ میں اُس کا پیدا کیا ہوا ہے نہ وہ مکانی ہے کیونکہ مکان اُس کا بنایا ہوا ہے، لہٰذا کونسا عباد کی بات ابتداء نہیں اور اُس کے بچا کی کوئی انتہاء نہیں، سب قسم کا غیر و کمال اُن ہی سلسلہ کی غلط فہمی ثابت ہے اور سب قسم کا نقص و ذل اور اُس سے مستلوب ہے، یہی عبادت کے مستحق اور پرستش

۱۔ آپ کا ۶۸ گرامی ”محمد“ کہیتہ تاریخِ کات، قہد برآمدین اور خطابِ امام ربانیؒ کی تجلید واقعہ شیخ احمد فاروقی کے کثیر عالمِ طائرہ عہدِ حکیم یا گوئی (۱۶۸ھ تا ۱۳۵۸ھ) نے آپ کے ”تجلید واقعہ شیخ احمد فاروقی کے منصبِ جلیل کا سب سے پہلے اظہار فرمایا، آپ کی ملازمت شبِ جمعہ ۱۳ شوال ۹۷۱ھ کو ہوئی تھی تاریخ ۵ جنوری ۱۲۳۱ھ کی اور وقتِ روزِ جمعہ ۱۳ صفر ۱۲۳۳ھ مطابق نومبر ۱۶۲۳ء کو سرہند شریف میں ہوئی، بعض افراد نے ۱۲۷۱ھ اور بعض نے ۱۲۹۹ھ میں یہ طور پر اختلافِ مطالع کی بنا ہے، دلی سرشت کا ہے جیسا کہ ”گرمغانِ امام ربانی“ (ص ۶۹) میں ہے۔

کے لائق وہی حق سبحانہ و تعالیٰ ہے۔ (۲)

جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بے اعتدال و موزون ہے، اور تمام اشیاء اُس کی ایجاد سے موجود ہیں اور حق تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور افعال میں یکا نہ ہے اور فی الحقیقت کسی امر میں خواہ وہ جودی ہو یا غیر جودی، کوئی بھی اُس کے ساتھ شریک نہیں ہے، مشارکتِ الٰہی اور متابعتِ نقلی بحث سے خارج ہے۔ (۳)

۲۔ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ﴾ (۴)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم ملا ہے، حکم اُس نے اللہ کا حکم ملا۔ (کنز الایمان)

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ رسول کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت فرماتا ہے، (۵) یہی خدا کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے سوا ہر حق تعالیٰ کی اطاعت نہیں ہے، (۶) اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے لئے کلمہ ”قد“ لایا تاکہ کوئی بولہوس اِن دونوں اطاعتوں میں تفریق نہ کرے اور ایک کو دوسرے پر اختیار نہ کرے۔ (۷)

۳۔ نبی کریم ﷺ کی تابعداری ذریعہ نجات ہے

آج کل کے لوگ نے انتخابِ ادبہ صرف ایک ہی ننگی کے باعث حاصل کیا، اور وہ تو ایمانی کے ساتھ دشمنوں کے غلبہ کے وقت خدا تعالیٰ کے دشمنوں سے ہجرت کر جانا تھا، مثلاً سپاہی دشمنوں اور مخالفوں کے غلبہ کے وقت اگر قومِ اسارت و دگریم تو اس قدر نمایاں ہوتا ہے اور اس

۲۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، مکتوب نمبر ۱۶۷، ص ۵۰

۳۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہارم، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۱۰۶

۴۔ سورة النساء: ۸۰/۴

۵۔ قاضی ابوالوہید باجی لکھنوی نے جن اشعار و ہول نے ہم پر اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کو واجب کیا ہے جیسا کہ ہم اپنی اطاعت کو واجب کیا ہے (الاشارة فی اصول الفقه، فصل فی الشفہ، ۱۶۸)

۶۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۵۲، ص ۲۸

وارد ہے۔ (۱۶)

خود امتی بخنے کی مالک سے تمنا کی
موسیٰ نے سنا چند مژدہ پری امت کا
(تذکرہ بخش)

۵۔ شانِ محبوبی ﷺ

پس علم کو ذاتِ عالم کے ساتھ وہ اتحاد ہے جو غیر کو نہیں، یہاں ”محمد“ کا ثرب جو ”محمد“ کے ساتھ یہ معلوم کرنا چاہئے اور جانتا چاہئے کہ ان کے درمیان کو سا واسطہ ہے، وہ صفتِ علم ہی ہے جو ایک ایسا امر ہے جو مطلوب کے ساتھ اتحاد رکھتا ہے، پھر قیاب ہونے کی کیا گنجائش ہے، نیز علم کے لئے ایک ایسا ذاتی حسن ہے جو صفات میں سے کسی اور کے لئے حسن ثابت نہیں، اسی واسطے اس فقیر کے خیال میں صفاتِ واجبہ میں سے زیادہ محبوب حق تعالیٰ کے نزدیک صفتِ علم ہے، چونکہ اس کا حسن بے چوٹی کی آمیزش رکھتا ہے اس لئے میں اس کے ادراک میں قاصر ہوں، اس حسن کا پورا پورا ادراک عالمِ آخرت سے وابستہ ہے۔ زُدت کا مقام ہے، جو خدا تعالیٰ کو دیکھیں گے حضرت محمد ﷺ کے جمال کو بھی نہیں دیکھیں گے اگرچہ اس جہان میں حسن کا دو تہائی حصہ حضرت یوسف علیہ السلام کو ملا، اور باقی تیسرا حصہ سب میں تقسیم ہوا، لیکن عالمِ آخرت میں سارا حسن محمد ﷺ کے لئے اور تمام جمالِ جلالِ محمد ﷺ جو خدا تعالیٰ کو محبوب ہے، صفتِ علم کے حسن کے ساتھ جس طرح حسن کو کسی طرح مشارکت ہو سکتی ہے، جب کہ اس کا حسن مطلوب کے ساتھ حصہ ہونے کے باعث ہے، یعنی حسنِ عینِ مطلوب ہے، دوسرے کے لئے چونکہ اس قسم کا اتحاد نہیں اس لئے ایسا حسن بھی نہیں، پس پیدائشِ محمدی (ﷺ) بجاؤں خداوندِ دلت کے بھرم ذات کی طرف منسوب ہے، اور اس کے احکام بھی وہی جو خدا تعالیٰ تک پہنچا دیں، اور اس کا حسنِ حسنِ ذاتِ تعالیٰ ہے، جس میں حسن کے سوا اور کسی چیز کی آمیزش نہیں ہو سکتی ہے کہ اس کے ساتھ کمالِ مطلق کی محبت کا حلق ہے ہاں (وہ ذات) حق تعالیٰ کی محبوب ہے:

”اللہ حبیبٌ یُحِبُّ الْحَسَالَ“ (۱۷)

اللہ تعالیٰ حبیب ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔ (۱۷)
حقیقتِ محمدی (ﷺ) جو حقیقتِ الحقائق ہے، (۱۵) اس حب کا تعین اور گہور ہے جو غمور رات کا کبریاؤ کو حقائق کی پیدائش کا شہ ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں آیا ہے:
”مَحْنَتْ حَسْبُوْنَا وَخُفْيَا قَاءُ مَحْنَتْ أَنْ أَعْرِفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَعْرِفَ“ (۱۶)

میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا، میں نے چاہا کہ بیچنا جاؤں پس میں نے خلق کو پیدا کیا کہ میں بیچنا جاؤں۔
اولِ اول وہ چیز جو اس پوشیدہ خزانے سے میدانِ گہور میں آئی، یہی حب ہے، جو مخلوق کی پیدائش کا سبب ہوئی ہے، اگر یہ حب نہ ہو تو ایجاد کا دروازہ نہ کھلتا، عالمِ عدم میں نہ ہوتا، نہ کائنات نہ ہوتی۔

۱۔ بحوالہ: مسلم، کتاب الإيمان، باب تحريم الكبر والبطه برقم: ۱۴۷ (۹۱)، ص ۶۶۔
۲۔ بحوالہ: کنز العمال، باب الآداب، باب الفضل، فصل، برقم: ۳۳۴/۴۔
۳۔ بحوالہ: معجم الصالحات، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷۶۔
۴۔ بحوالہ: حقیقت الحقائق، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷۶۔
۵۔ بحوالہ: حقیقت الحقائق، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷۶۔
۶۔ بحوالہ: حقیقت الحقائق، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۰۰، ص ۷۶۔

۱۶۔ مکتوباتِ معصومیہ، دفتر اول، مکتوب ۱۰۱۱۳/۲۵۷۔
۱۷۔ أيضاً المقاصد الحسنة، حرف الکاف، برقم: ۸۳۸، ص ۳۳۲۔
۱۸۔ أيضاً القماری علی المثل، حرف الکاف، برقم: ۲۰۷، ص ۱۷۳۔
۱۹۔ أيضاً الدرر المنتثرة للقسوطی، حرف الکاف، (برقم: ۳۳۰)، ص ۲۲۴، قال علی القاری معناه صحيح مستطاد من قوله تعالى ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِي﴾ أي ليعرفوني كما فسرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما (حاشیہ مکتوباتِ امام ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ نہم، مکتوب نمبر ۱۱۲، ص ۱۲۸)

عَلَيْهِمَا (۲۸) وہ دونوں جہان میں بڑھ کر کامیاب ہوا، اور جو ان کی مخالفت میں پیدا ہوا ﴿فَلَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ (۲۹) وہ سخت گمراہ ہوا۔ (۳۰)

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور جنم ہیں، اور نادبے عزت رسول اللہ کی (مدائن پھل)

۱۰۔ سنت نبی ﷺ پر عمل کرنا ہی بزرگی ہے

بزرگی سنت کی تاجدار سی سے وابستہ ہے (۳۱) اور زیادتی شریعت کی بجا آوری پر منحصر ہے، مثلاً دو پہر کا سونا، جو اس تاجدار سی سے وابستہ ہو، کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے جو اس تاجدار سی کے موافق نہ ہوں، اولیٰ و افضل ہے (۳۲) اور ایسے ہی عید فطر کے دن کا کھانا جس کا شریعت نے حکم کیا، خلاف شریعت دانگی روزہ رکھنے سے بہتر ہے، شارع علیہ السلام کے حکم سے میل (یعنی رام) کا دن اپنی خواہش سے سونے کا پہلا خرچ کرنے سے بزرگتر ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن صبح کی نماز باجماعت ادا کر کے

۲۸۔ سورة الاحزاب: ۷۱/۲۴۔ ترجمہ اس نے جوی کامیابی پائی۔

۲۹۔ سورة النسا: ۱۱۶/۴۔ ترجمہ وہ لوگوں کی گمراہی میں پڑا۔

۳۰۔ مکہیات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ اول، ص ۶۶

۳۱۔ اجماع سنت کے بارے میں نجد کا کارفرما ہے جسے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا صاحب فریحت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قیام کی بھڑی بچنے اور لازم کرنا کہ وہ اپنے بھائی کے دنیا کی زیارت اور اس کی طرف مطلقہ تہنیکر کا واسطے کے حاصل ہونے کے بعد کوئی حاجت نہ ہو کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی فکر میں دنیا مغفوض و مردود ہے، محمد اللہ دنیا کی کوئی فکر نہیں ہر گز نہ ہو، کو چاہے کو دنیا کے ہونے کی نسبت نہ ہو نہ کو بہتر جائیں اور دنیا کی بے وقافتی اور جلد رفتا ہونے کی بات تو مہیور و ملکہ مشاہدہ ہے، دنیا سے محبت رکھنے والے کو ان لوگوں کے حالات سے محبت حاصل کرتی چاہے جو پہلے ہوئے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ میں اور جو میں سے ہر ملکن علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و السلام کی بھڑی کی کوئی فکر نہ فرماتے ہیں، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹،

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُفْأَسِلُ بَيْنَهُمْ (سُنَنِ قُتَيْبَةَ، كِتَابُ الْمُنَّةِ بَابُ التَّضَعُّلِ،

برقہ: ۴۶۲۷، ۱۰/۵، ۲۱)

یعنی، ہم رسول اللہ ﷺ کے (ظاہری) زمانہ بارگاہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے بلکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر ہم اصحاب رسول ﷺ کو چھوڑ دیتے تھے ان کے مابین ایک گودھرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

اور امام ترمذی کی روایت میں ہے:

كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُمَى مُبَوَّحٌ وَعَمْرٌ وَغُثَّانُ (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، كِتَابُ الْعِتَابِ، بَابُ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، برقہ: ۴۷۰۷، ۴/۴، ۴۸۶)

یعنی صحابہ کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ (ظاہری) حیاء کے ساتھ) حیاء تھے ابو بکر، عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حدیث اتین عرضی اللہ عنہما سے ظاہر ہے کہ یہ تقریر صرف چند صحابہ کا نہیں تھا بلکہ جمع صحابہ کرام کی تھی۔ تقریر رکھتے تھے اور یہ صحابہ کرام بیہوش الزوانوں کے فضیلت پر تشکیں پر اباحہ انجاء کی حکایت ہے جیسے کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے "فتوۃ طہین" (مسلك سوم، ص ۲۶) میں ذکر کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانہ بارگاہ میں صحابہ کرام کے مابین بھی صرف حصار صرف حصار و فتنہ کی بات نہ تھی بلکہ صحابہ کرام اپنی زبانوں سے بھی کہہ کر تھے جیسا کہ مذکور کی روایت میں ہے۔ "مختار" فقہاء کے الفاظ سے ظاہر ہے اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جملہ صحابہ کرام ایک تقریر رکھتے اور رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ان کا قرار بھی کرتے ہوں اور رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ کے لئے اس کا اظہار نہ کرنا کہ وہ بزرگوار کیمرہ کے تقریر سے حدیث کہا جاتا ہے جیسا کہ امامی علمائے حق نہیں سمجھتے۔ تو نتیجہ یہ نکال کر تشکیں کی فضیلت تقریر سے حدیث سے ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث نے بارگاہ رسالت سے روایت کی روایت سے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: "ان حدیث سے شرعاً مستحضر ہے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) اور عثمان، مسلك سوم، ص ۲۶، یعنی یہ حدیث سے مستحضر ہے کہ تقریر کی خبر دینی ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں ہے کہ

عن جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لأبي بكر: يا خير الناس بعد رسول الله ﷺ، فقال أبو بكر: أما إنك لي قلت ذلك، فلقد سمعت رسول الله ﷺ يقول: "ما طلعت الشمس على رجل خير من عمر" (سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ، كِتَابُ الْعِتَابِ، بَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، برقہ: ۳۶۸۴، ۴/۴، ۴۵۶)

یعنی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں (سب سے) بہتر تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کرتے ہیں کہ بعد ہوشوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا: "میرے بہتر کسی شخص پر سورج طلوع نہیں ہوا۔"

اس سے معلوم ہوا کہ تشکیں کریمین اللہ اور اس کے رسول کی جناب سے عطا ہونے والی اس فضیلت کو خود بھی جانتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال سے قبل جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ مقرر کرنے کے لئے بلوایا تو لوگوں نے کہا آپ ایک سخت آدمی کو ہم پر خطبہ مقرر کریں گے اور آپ جب اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ کیا جناب دیں گے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بخیر اتم مجھے دلاتے ہوں کہ میں کا تعلق انہم استخلفت عنهم خير خلقك اے اللہ! میں نے ان پر خیر الٰہی مخلوق میں بہتر کو خطبہ طلبا ہے (وفاۃ الخیرین، مسلك سوم، ص ۲۸) و قال أعرس ابن أبي بكر أفضأ موسوعة الخير للعالمين، فصل الخطاب في سيرة أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضي الله عنه، الفصل الثالث، ۸/۴، ۸۵، باللفظ "خير أهلك"

یعنی تشکیں کریمین کی فضیلت میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے انکی روایت سے مروی ہیں کہ عطاء فرمایا کہ وہ خطبہ کو تو بکر بھی کہتے ہیں چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث نے دہلوی لکھتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں اپنی حدود و جاس میں تشکیں کریمین کی فضیلت کا اظہار کیا۔ فرمایا اور اب تک حاعت جاس سلسلہ میں سوداگان کو بھی گئی اے جو فرمایا اور فرمایا کہ میں اس سے ان میں سے کسی کی طرف سے اس پر منع کی کوئی اعتراض ظاہر نہ ہوا اور یہ آقا پر مقرر کی حد کو بھی لگاتے ہیں۔ (وفاۃ الخیرین، مسلك سوم، ص ۲۸)

امام بخاری کی روایت ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے یہ چھانی کہ تم اللہ کے بعد لوگوں میں بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت ابو بکر میں نے عرض کیا بکر کون؟ فرمایا عمر! (صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابة باب فضل أبي بكر بعد النبي ﷺ، برقہ: ۳۶۵۵، ۴/۴، ۴۵۱)

امام احمد کی روایت ہے کہ حضرت ابو حنیفہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لا حنیفہ! کیا میں تجھے اس امت کے نبی کے بعد امت میں سب سے افضل کی خبر دوں تو میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی افضل نہیں سمجھتا تھا، آپ نے فرمایا اس امت کے نبی کے بعد افضل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (والمسلمون للإمام أحمد، ۱۰/۶، ۱۰۶)

اور ہوا و مصعب سے دُور رکھنا چاہئے۔ (۵۱)

حضرت خاتم الرسل ﷺ کے بعد امام باقر اور علیؑ مطلق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اُن کے بعد حضرت عثمان واثق و زین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد ازاں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور اُن کی افضلیت اِن کی خلافت کی ترتیب پر ہے۔ (۵۲)

ترے چاروں ہم ہیں یک جاں یک دل ابو بکر فاروق عثمان علی ہے
(معاذ بن جعفر)

۱۳۔ اللہ جل شانہ کی رضا

حق تعالیٰ اپنے نبی کریم اور اُن کی بزرگوار آل ﷺ کے نقل ظاہر و باطن کو حضرت مصطفیٰ ﷺ کی رضا سے آراستہ و آراستہ کرے، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ کے محبوب ہیں، دُور ہو جو چیز محبوب اور مرغوب ہے وہ حق تعالیٰ کے مطلوب و محبوب کے لئے ہے، پس جو چیز حق تعالیٰ اپنے کلام میں فرماتا ہے:

وَأَنصِبْ عَلٰی خَلْقِي عَظِيمٌ (۵۳)

ترجمہ: میری مخلوق پر بڑے شان کی ہے۔ (نکیز ایمان)

میں کچھ نہیں، شک میں ذکر الضحیۃ (لا بعیر) اس کا مطلب کیا ہے؟ ”کہ جب میں کچھ نہیں اس کا مطلب کیا ہے کہ جہاں بات ہو اس ظاہر پہلو اچھا نہ ہوا سے نہ کری نہ کریں گے اور اگر ذکر کریں گے اس کا کچھ عمل نکالیں گے کہ ان کی عقلیں شان نہ ہوا اگر عمل صحیح وہن میں آتا ہو ذکر کریں۔“ (فتاویٰ امجدیہ، کتاب شفی، ۴/۶۲، ۴/۶۶)

اور اُن کے ائین واقع ہونے والے اختلافات خلافت کے لئے نہ تھے بلکہ اجتہادی خطا کی تیر تھے چنانچہ علامہ سعد الدین بکھڑائی لکھتے ہیں جو محض ہے احباب کرام علیہم السلام اُن کے ائین و ساقی پر ہونے و خلافات کے بارے میں، محض نہیں بلکہ اجتہادی غلطی کی بنا پر تھے۔ (شرح العقائد النفسیہ، بحث الخلافۃ ثلاثون سنۃ الخ، ص ۱۵۲)

۵۱۔ مشکوٰۃ امام ربیع، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہولم، مشکوٰۃ نمبر ۲۶۶، ص ۱۳۰، ۱۳۱

۵۲۔ مشکوٰۃ امام ربیع، جلد دوم، حصہ ہفتم، دفتر دوم، مشکوٰۃ نمبر ۶۷، ص ۴۷، ۴۸

۵۳۔ سورۃ الفلق ۱/۶۸

إِنَّا ذُكِّرْنَا بِهٰذَا الْفِتْنَةِ قَاتِمِينَ، یعنی، چونکہ ہمیں لوگوں کے درمیان فتنہ کا زمانہ اعلان کیا گیا اور دشواریاں نمودار ہو گئیں، ہمیں یہ سب بردہ کرنا چاہیے، (مشکوٰۃ امام ربیع، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مشکوٰۃ نمبر ۲۶، ص ۷۸) و قال المحضی: رواہ الطبرانی عن ابن مسعود و ثوبان و ابن علی عن عمر، تشدید، اور اس حدیث شریف کو علامہ سبکی نے تملیح و حرمان، (حرف الکاف و قبل رقم: ۶۱۹، ص ۱۶۲) میں روایت کیا ہے۔

یعنی، جب میرے کامیاب ذکر کیا جائے اُن کے ممانعت و ذکر کے جائیں تو تم اپنے آپ پر گناہ رکھو ایک کدو سے ہوا اختیار نہ دو۔

(مطلب یہ ہے کہ اہل لول کو کھنتی سے روکنا ان باتوں کے ذکر سے بچ جانا کی شان کے خلاف نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اس شخص کی زبان کاٹنے کا ارادہ فرمایا جس نے (معاذی رحل) حضرت عمار دینا سورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گائی دی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس بارے میں بات کی گئی آپ نے فرمایا میں اس کی زبان کاٹ دیں گا تا کہ یہ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کا صحابہ کمالی نہ دے سکے۔ (الشفاء بتصرف حقوق المصطفیٰ، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل: من سب آل بیتہ الخ، ص ۴۲۱ و إقام التقر، الفصل الثالث، حکم سب القہین، ص ۷۰)

حضرت علیؑ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ائین ہونے والے نزاع کے بارے میں علیؑ نے امام شافعی سے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

عَصِمَ اللَّهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَا، وَتَقَسَّمَ الْبَيْتَانِ (دفاع عن معاویہ بنی امیہ، ص ۹)

یعنی، (اے ساکن) اللہ تعالیٰ نے ہمارے غلوں کو اس سے بچالیا (کہ ہم اس وقت تک کلمہ پڑھیں کہ آپ کے ہم آہنگ ہیں۔)

حضرت نجد والدہؑ لکھتے ہیں کہ مذکور بالا قول حضرت عمر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے (مشکوٰۃ امام ربیع، جلد دوم، حصہ ششم، دفتر دوم، مشکوٰۃ نمبر ۳۶، ص ۷۸) امام ابن حجر مکی شافعی لکھتے ہیں: نزاع و غیرہم فی الأصول بان یحب لإساک عمار شہر بین فضیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم (طہر العنان و لسان، الفصل الثالث، تنبیہ ص ۳۱) یعنی، ہمارے نزدیک ہم نے اصول میں تقریر فرمائی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ائین جو اختلافات ہوئے اس کے ذکر سے بڑھنا چاہیے۔

مرد باشریح محمد علی بن علی بن علیؑ ۱۳۶۷ھ ایک سال ”علامہ سعد الدین بکھڑائی“، شرح مفاسد“

آپ نے سنا ہوگا اور ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب حضرت

حتیٰ ۹۰۴ھ "القول بالبیع" (فوائد نعمت بها الباب الرابع، السادسة: رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى عَلَى الْخُزَامِ، ص ۱۷۱-۱۷۲) میں سلام جلال اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا حتیٰ ۹۰۴ھ "مبایع الأذکیاء" بسخنہ الأنبیاء" (رقم: ۳، ص ۱۱۷، طبع جمعیت إشاعة أهل السنة، ۱۳۹۲/۲ فی ضمن "المحاوی للنواوی" ش اور "محامض الشیخ" (حرف الهمزة: المحلی بل من حرف الهمزة، برقم: ۸۹، ۱۳۸/۲۳) میں علامہ رحمہ اللہ علیہ ابن حجر مہدی حتیٰ ۹۱۱ھ "وفاء الرضاء" (الباب الثامن، الفصل الثانی: فی ہبة دولة الفاروق ۱۸۱/۲) میں - شارح منجی انباری علامہ محمد بن محمد قطاری حتیٰ ۹۲۳ھ "الترغیب والترہیب" (الفصل السادس، الفصل الثالث ۱۸/۲) والمفصل العاشر، الفصل الثانی، ۱۳۳/۳) میں - علامہ محمد بن یوسف حاجی شامی حتیٰ ۹۳۳ھ "مُثَلِّلُ الْهَيْئِ وَالرَّشَاد" (الباب الحادی عشر فی تخایہ فی قلب وكذلك سائر الانبياء عليه وعليهم قُضِلَ فَصَلَاةُ وَالسَّلَام، ۳۵۷/۱۲) میں - حافظ ابن حجر مکی شامی حتیٰ ۹۷۳ھ "المختصرُ المُستَطْم" (الفصل الثانی، تبیہ، ص ۸۰) میں اور "الإيضاح" (مباحثہ شامیہ (الباب السادس ۱۸۳) میں - نیر علی قادری حتیٰ ۱۰۱۳ھ "شرح الشفا" (القسم الثانی، الباب الثالث فی تعظیم امرہ ﷺ، فصل: واعلم أن تعظیم الخ ۷۲۰۷۱/۲، وفي أخرى ۳۹۶/۳) میں اور "معرفة المفاتيح" (كتاب الحديث برقم: ۱۳۶۱-۱۰/۲) میں - حافظ زین الدین محمد مبارک کفایتی قادری حتیٰ ۱۰۱۴ھ "مختصر الطیبر" (حرف الهمزة: فصل المحلی بل من هذا الهمزة، ۳۹۶/۳) میں - وقال موحدیت صحیح) میں اور "التبیین" (حرف الهمزة: بل من هذا الهمزة، ۳۹۶/۳) میں وقال ۱۰۲۶/۱، وقال: قال اليهودی رحلة لغات، و نسخه البیهقی فی شرحه، ۱۰۲۶/۱) میں اور "الذی یحیی حتیٰ ۱۰۳۳ھ "السورة الحلیہ" (باب ذکر الاسراء والمعراج الخ، ۱۰۳۳/۱) میں "تفہیم مباحث من کتب دینی حتیٰ ۱۰۵۲ھ "حنب الملوب" (ص ۱۸۰، ۱۸۱) میں اور "مدرج النبوة" (كتاب الفتاوة، باب الجمعة الفصل الثاني ۴۷/۲۰) میں اور "المعدن التنفیخ" (كتاب الفتاوة، باب الجمعة، الفصل الثاني برقم: ۱۳۶۱-۸) تحت قوله ان الله حرم المشايعة حتى في ثيابي حتى في ۱۰۶۹ھ "مسمم الرياض" (القسم الثاني، الباب الخ - علامہ شہاب السیوطی حتیٰ ۱۰۶۹ھ "مسمم الرياض" (القسم الثاني، الباب الثالث فی تعظیم امرہ ﷺ، فصل: واعلم أن حرمة الخ ۴۸۶/۳، وفي أخرى ۳۹۸/۳) میں علامہ حسن بن احمد شربانی لکھی حتیٰ ۱۰۶۹ھ "مسمم الرياض" (كتاب الحج، باب زیلة النبي ﷺ، ص ۴۳۱) میں علامہ شمس الدین محمد رشیدی شامی حتیٰ ۱۰۶۹ھ "مختصر فی

موسیٰ کلیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر پر سے گزرتا دیکھا کہ قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں، ۵۹۶ھ)

کرامات الأولیاء" (ص ۱) میں - علامہ علی بن احمد عزیزی حتیٰ ۱۰۷۰ھ "المسراج النخیر" (حرف الهمزة، ۲۵۶/۲) میں - لکھی آثار محمد علیہ السلام میں "موسیٰ کلیم حتیٰ ۱۱۳۸ھ "حاشیة السندی علی الشن للنسائی" (كتاب لجمعة، باب إكلال الفتوة علی النبي ﷺ يوم الجمعة، برقم: ۱۲۷۰، ۹۰۴/۲) میں - سلام محمد بن محمد الباقی زرقانی باکی حتیٰ ۱۱۳۲ھ "شرح الزرقانی علی المواب" (المفصل السادس، الشوع الثالث فی وصفه مقاله بالقيادة الخ ۵۷/۸، ۳۰۸۳، ۱۶۹/۱) میں - نسخة الأخریة المصرية ۱۳۲۷ھ) میں - علامہ فقیر اللہ علوی حتیٰ ۱۱۹۵ھ "قطب الإرشاد" (الفصل الثاني فی فوائد الصلاة المفصلة السادس فی الصلاة علی النبي ﷺ الخ ص ۲۷۶) میں -

۵۹۔ جیسا کہ "صحیح مسلم" (كتاب الفضائل، باب من فضائل موسى عليه السلام، برقم: ۱۶۲۳/۱، ۱۰۶۴، ۱۶۰۳/۲، ۳۳۷۵) میں - ۱۱۵۵، ۱۱۵۶) میں - عیسیٰ بن سیرین حدیث شریف کا امام محمد بن ابی "مسند" (۳۴۸، ۱۰۸، ۱۲۰/۳) میں - ۵۹/۵) میں - امام محمد بن یوسف بن عیسیٰ بن ابی "مسند" (رقم: ۳۳۲۵، ۵۹۶، ۶۴۳) میں - ثبت البیاتی عن ابن حجر - برقم: ۱۳۱۱/۱، ۱۰۶۷، ۱۳۱۱/۱، ۷۶۲) میں - برقم: ۱۳۲۹/۴، ۱۰۸۵، ۷۶۴) میں - علامہ ابن عسقلانی عن قس) میں - امام محمد بن ابی "مسند" (كتاب الحديث، باب السلام فی الصلاة، برقم: ۱۳۳۳-۴، ۱۰۸، ۷۵۶/۳، ۲۸۴/۴) میں - امام ابن حبان عن ابی "مسند" (رحمان ترتیب صحیح ابن حبان، كتاب الاسراء، ذکر غیر کو ہم عالمًا من الاسراء، برقم: ۴۹، ذکر الموضوع الذي فيه امر المصطفى ﷺ موسى الخ، برقم: ۱۳۱۱/۱، ۱۰۸، ۷۵۶/۳) میں - امام ابن حبان عن "شأن المعصی" (كتاب قيام الليل، وتطوع النهار، باب ذكر صلاة نبي الله موسى عليه السلام، برقم: ۱۱۲۷، ۱۱۲۳۳/۲، ۲۱۲۳/۲، ۱۱۳) میں اور "المُتَنُ الْكَبِيرُ" (كتاب قيام الليل، وتطوع النهار، ۵۷۴) ذکر صلاة نبي الله موسى عليه السلام بالليل، برقم: ۱۳۳۰، ۱۱۲۸/۲، ۱۲۹) میں - امام بخاری عن "حياة الأنبياء" (رقم: ۷۶، ۸۰، ۷۹، ۸۰) میں - امام محمد بن عیسیٰ بن ابی "مسند" (مسند أنس بن مالك، برقم: ۱۲۰، ۳۶۲) میں - امام البخاری عن "المعجم الكبير" (۹۱/۱) میں - امام حنبل عن "مُثَلِّلُ الْهَيْئِ خَرَجَان" (حرف العين، من اسمه عبد الله برقم: ۴۵۲، ۱۱۹) میں - راجع کیا ہے -

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حدیث شریف کو لے کر آپ سے حدیث شریف لکھ لیا کہ چاہے میں کدے حدیث شریف "الأنبياء أخذوا في قلوبهم يعلون" "مستوى

۱۵۔ خُرا کی محبت

آپ کا شریف اور لطیف خط صادر ہوا، واللہ کہ اس کے مضمون سے خُرا کی محبت اور اُن کی طرف توجہ کا حال معلوم ہوا، جو سرمایہ آخرت ہے کیونکہ یہی لوگ اللہ کے مہنگے ہیں (۱۱)

کے بعد کو دیکھ کر دل میں سوچنے کا اظہار کیا ہی وقت ہوتا ہے ایک شخص ایک ہی جگہ اظہار کر سکتا ہے اور بعد اعلانیٰ سخن کی شان کے بھی لاش نہیں پتہ اللہ کے دلی کہلاتے ہیں، آج تو یہاں کو کیا بچا ہے اور یہ خُرا و خُشا بچا ہے اس کی تحریک کا اندازہ ہی کہ آپ نے شام تک سزا کیوں سے اظہار کیا اور فرمایا اور جب اظہار کا وقت آیا تو کہیں بھی تشریف نہ لے گئے، وہیں روز و اظہار فرمایا وہ شخص دل میں خوش ہونے لگا آج مجھے ان کے خلاف ہو دیکھو کہ نہ کرنے کا موقع مل گیا لوگ آئے، نماز سرب پاہ کر گھروں کو چلے گئے، عشاء کے لئے آئے ترواح نماز سے فارغ ہو کر بیٹھنے لگے ایک سر پر نے کہا آج اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ حضرت ہمارے ہاں اظہار پر تشریف لائے، دوسرے نے کہا کہیں نہیں حضرت تو ہمارے ہاں تھے، اس طرح سب کے سب کہنے لگے حضرت نے ہمارے ہاں اظہار کیا ہے وہ شخص حیرت زدہ ہو چکے گا کہ تم کج کہتے ہو سب نے کہا ہاں ہاں ہم حلیہ کیجے ہیں کہ حضرت نے ہمارے ہاں ہمارے ساتھ اظہار کیا ہے، پھر سب مل کر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں گئے، معاملہ عرض کیا آپ نے فرمایا، ”یہ شخص اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو وہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ وہ ایک وقت میں عشق کا ستر درجہ تک پہنچ کر حاضر ہوتا چاہے تو حاضر ہو سکے ہیں، ع

گئے ایک وقت میں ستر درجوں کے پاس پہنچا
مجھ میں آ نہیں سکا معر غوث اعظم

تو نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اُس وقت اپنے قبر میں بھی تھے اور مسلمانوں اور اہل بیت کی شریفی بڑھاوے سے یہی کیا کھڑو ہے اور دلی کی کرامت کہ حضور و رسول و انبیاء علیہم السلام حضرت جبر اللہ تعالیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس باب میں کام نہ سہول ہے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک وقت میں چالیس مقامات پر حاضر ہونے اور حاشیہ میں شاہد الوجودی علیہ الرحمہ سے ایک ہی وقت میں چکر شریف لے جانے اور اپنے حجر سے شمس کی موجودگی کی کرامت بھی ممکن کی گئی ہے۔

۶۱۔ یہ جملہ حدیث شریف ”قَامَتْ عَذِیْبٌ بِذَا دَحْزَنٍ“ سے فارغ ہے کیونکہ قمری غافل نہیں ہوتا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَبِجَانٍ لَا تَقْلِبُہُمْ﴾ (حاشیہ: مکتوبات امام رنقی، ۲، ۱۸۶، ۱۱۴) تعلیفاتی باب ﴿وَلَا تَحْزَنْکَ لِمَا تَفْعَلُ بِہُمْ﴾ و نقل فی تہذیب فی ”مسئکہ المصلحین“ ۲۲۸۵ و نقلہ فی تہذیب فی ”الفاصل المصنوع“ ۱۸۶، ۱۱۴

اور یہ لوگ ہیں جن کا ہم فقیہ بد بخت نہیں ہوتا، (۱۱) رسول اللہ ﷺ خُرا نے مہاجرین کی فضیلت اللہ تعالیٰ سے حق طلب کرتے تھے (۱۲) اور آنحضرت ﷺ نے انہی کے حق میں فرمایا، (۱۴) ”بہت سے ایسے پریشان ہیں جو دروازہ سے ہٹائے ہوئے ہیں اگر خدا کی قسم کھائیں تو البتہ پورا کر دے اس کا اللہ تعالیٰ“۔ (۱۵)

۱۶۔ اولیاء اللہ کا مختلف مقامات پر حاضر ہونا

اگر کالمین کی ادراخ کو یہ طاقت عطا کی جائے تو کوئی توجہ کی بات ہے، اور دوسرے بدن کی اُن کو کیا حاجت ہے، (۱۶) اس قسم کی ہیں وہ حکایتیں جو بعض اولیاء اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک ساعت میں مختلف مکاتوں میں حاضر ہوتے ہیں اور مختلف کام اُن سے وقوع میں آتے ہیں، یہاں بھی اُن کے لطائف مختلف جسدوں میں تجدد ہو کر اور مختلف شکلوں میں نمودار ہوتے ہیں، اس طرح اس عزیز (۱۷) کا حال ہے، جو ہندوستان میں رہتا ہے اور کبھی کبھار اُن کے پاس نہیں نکلتا، بعض حضرات کہ معجزہ سے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے اس کو دیکھا ہے اور ہمارے اور اس عزیز کے درمیان ایسی ایسی باتیں ہوئیں

الذی ابی فی لُحْمِ الْخُطَاہِ“ و لفظ مسلم ”لُحْمُ الْقَوْمِ“
مشکوٰۃ المصابیح“ میں حدیث شریف کے کئی مقامات ہیں: کان رسول اللہ ﷺ یستفتح
بہما کہ صاحب مسلم (کتاب التَّوْبَةِ وَالْعِلَّةِ وَالْأَدَابِ، باب فضل الضُّعْفَاءِ وَالْمُعْلَمِیْنَ، برقم: ۲۶۱۲، ص ۱۶۶) اور ”مشکوٰۃ المصابیح“، (کتاب الزَّکَاةِ، باب فضل الفقراء و ما کان من عیش النبی ﷺ، الفصل الاول، برقم: ۵۳۳/۴، ص ۲۵۳) میں ہے۔

۶۵۔ مکتوبات امام رنقی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۷۴، ص ۶۱، ۶۰
۶۶۔ حضرت مجتہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ مقام پر لکھتے ہیں: جب جنوں کو قدر سے الٹی سے پتھر سے حاصل ہے کہ وہ مختلف شکلوں میں ٹھیک ہو کر عجب فریب کاہم انجام دیتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو یہ طاقت عطا کرے تو کبھی توجہ کی بات ہے اور ان کو دوسرے مثالی بدلوں کی کیا ضرورت ہے۔ اسی طرح بعض اولیاء اللہ سے حصول ہے کہ وہ ان کا بعد میں متعدد مقامات پر حاضر ہوتے ہیں اور ان سے مختلف قسم کے کام وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ (مکتوبات امام رنقی، مکتوب نمبر ۱۸)
۶۷۔ اس سے حضرت مجتہد دالاف علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا حال بیان فرمایا ہے اور عزیز سے خود کو برا دلیا ہے۔

ہیں، بعض نقل کرتے ہیں کہ ہم نے اس کو روم میں دیکھا ہے اور بعض بغداد میں دیکھ کر آئے ہیں، سب اس عزیز کے لکھائف ہیں جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ (۸۱)

۱۔ بزرگوں کی دعا سے قضا بدل جاتی ہے

میرے حضرت قبلہ گاہی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت سید محمد بن ابی طالب (ع) نے اپنے بعض رسالوں میں لکھا ہے کہ قضا غم میں کسی تہی کی مجال نہیں مگر مجھے اختیار دیا گیا ہے کہ اگر چاہوں تو میں اس میں بھی تصرف کروں۔

اس بات سے بہت تعجب کیا کرتے ہیں اور عید از فہم مارتے ہیں، یہ نقل مذت تک اس فقیر کے ذہن میں رہی، یہاں تک کہ حضرت حق تعالیٰ نے اس دولت سے شرف فرمایا ایک دن ایک ہتھیار کے دفع کرنے کے ذریعے ہوا جو کسی دوست کے حق میں مقرر ہو چکی تھی اس وقت بڑی اکتاہٹ اور عاجزی اور نیاز سے عرض کی..... اور مظلوم ہوا

۱۸۔

مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر ۵۸، ص ۶۴

۲۵۔ میر محمد امجد علی علیہ الرحمۃ الہدی لکھتے ہیں:

خدم شہداء حج جنہوں نے قدس سرہ کے پاس مایہ ناز الاول میں تشریف ملا، ان کے ہاں اللہ تعالیٰ نے جس جگہ سے استدعا آئی کہ ہمارا وزیر تشریف لائیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے عرش کیا کیا ہے خدم آپ نے صول جگہ کا بلاوا قبول فرمایا اور ہمارے عرش پر چلائے گئے کہ کیا فرمایا کر کش چند (ہندوؤں کا آوارہ پیشوا) تو کار فرما یکدم (بظاہر راستہ ہمیں منگو علی جگہ پہنچا اگر ایسا حق جگہ موجود ہو جائے تو حیرت کی کیا بات ہے، چنانچہ نماز و دعا سے دعا کی گئی کہ وہاں سے دوئی نکلیں، خدم ہجر سے باہر تشریف لائے پانچ گن سوار ہو گئے اور تشریف لے گئے، دوسری جگہ کی ساری آئی، انھوں نے صول جگہ کی ساری آئی، خدم ہجر تشریف لائے پانچ گن سوار ہوئے اور تشریف لے جاتے اور (الطاف یہ کہ) ہجر میں بھی تشریف فرما رہے۔

اس واقعہ کے بعد کمال عارف باندہ سیدی عبداللہ بکامی فرماتے ہیں: اے صلہ خدا کے جنیل مت کچھ لینا مگر یہ خیال نہ کرنا کہ شیخ کا مثالی وعدہ تھا، یہ تشریف فرمایا، ہمیں خدا کی قسم خود شیخ کی ذات پر تشریف لے گئے بلکہ یہ تو صرف ایک شہر اور ایک مقام کا واقعہ ہے جب کہ خبر تو حید میں مستغرق رہنے والے تمام عالم خواہ ملیک و خواہ غلیبہ ہو مجھوتے ہیں۔ (سبع مسئلہ منترجم ترجمہ مفتی خلیل خان برکتی، جہاں سبیلہ، حقائق وحلت اور آثار مجت و معرفت کے ظہور میں، ص ۳۴۴، ۳۴۵، حامد ابد کبھی، لاہور، الطبع الثانی ۱۹۹۹ء)

کہ حق تعالیٰ نے اس کو دفع فرمایا۔ (۸۲)

میری تقدیر بُری ہو تو پہلی کر دے کہ ہے
محو و اثبات کے دفتر پہ کز ورا تیرا

(صالح بخش)

۱۸۔ کراماتِ اولیاء حق ہے

اولیاء اللہ کی کراماتیں حق ہیں اور ان سے بکثرت خرقی عادات کے واقع ہونے کے باعث ان کی یہ بات عادت منسخر ہو گئی ہے اور کرامت کا منکر علم عادی اور ضروری کا منکر ہے، نبی کا منکر وہی نبوت کے ساتھ ملا ہوتا ہے اور کرامت اس بات سے خالی ہے بلکہ اس نبی کی حاجت کے اقرار کرنے کے ساتھ ملتی ہوتی ہے۔ (۸۰)

شیخ

۱۸۔ میر محمد امجد علی علیہ الرحمۃ الہدی لکھتے ہیں: خدم شہداء حج جنہوں نے قدس سرہ کے پاس مایہ ناز الاول میں تشریف ملا، ان کے ہاں اللہ تعالیٰ نے جس جگہ سے استدعا آئی کہ ہمارا وزیر تشریف لائیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے عرش کیا کیا ہے خدم آپ نے صول جگہ کا بلاوا قبول فرمایا اور ہمارے عرش پر چلائے گئے کہ کیا فرمایا کر کش چند (ہندوؤں کا آوارہ پیشوا) تو کار فرما یکدم (بظاہر راستہ ہمیں منگو علی جگہ پہنچا اگر ایسا حق جگہ موجود ہو جائے تو حیرت کی کیا بات ہے، چنانچہ نماز و دعا سے دعا کی گئی کہ وہاں سے دوئی نکلیں، خدم ہجر سے باہر تشریف لائے پانچ گن سوار ہو گئے اور تشریف لے گئے، دوسری جگہ کی ساری آئی، انھوں نے صول جگہ کی ساری آئی، خدم ہجر تشریف لائے پانچ گن سوار ہوئے اور تشریف لے جاتے اور (الطاف یہ کہ) ہجر میں بھی تشریف فرما رہے۔

۲۰۔ شیخ کا استعمال بخدہ کپڑا فیوض و برکات کا باعث ہے

ہاں اگر شیخ کامل سے کوئی کپڑا تھک کے طور پر تجھے ہاتھ لگے اور اعتقاد و اخلاص کے

۶۹۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۲۱۷، ص ۱۲۴

۷۰۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ چہلم، مکتوب نمبر ۲۶۶، ص ۱۲۹

۷۱۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۱، ص ۶۸

..... (۸۱) کافر کی محبت کے فساد سے زیادہ ہے (۸۲) اور تمام بدعتی (بد مذہب و بد عقیدہ) فرقوں میں بدتر اس گروہ کے لوگ ہیں جو شیخ محمد ابراہیم کے اصحاب کے ساتھ بغض رکھتے ہیں (۸۳)

دشمنی رکھنے کی جانب کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے بغیر طبعی ایضاً فاسلام سے دشمنی رکھنے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان کو کبھی ممکن رہتا ہے کہ وہ ذمہ اہل اسلام سے ہے۔ اللہ و رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے اور وہ بھی جانتا کہ اس کے اس نکتہ کی چکارہ لیں نے اس کے خرمیں دینے و ایمان کو فاسخ کر دیا۔ (مکتوبات اعلام رنقی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر

۱۶۳، ص ۴۳، ۴۴)

حضرت مجاہد کے اس کوپ کی روشنی میں حضرت مجاہد دینی الطہرہ کے سلسلہ سے وابستہ رکھو گئے اور لوگ جو مذہب کے ساتھ محبت و دوستی رکھتے ہیں ان کے ساتھ کھاتے، پیچے، پیچھے آتے ہیں، تاویلی جن کے مرتد ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں ان سے بھی سبب جمل رکھتے ہیں تو اسے اعلیٰ حضرت قرار دیتے ہیں، ایسے لوگ اپنا انجام جان میں کرنا کا دین و ایمان فاسخ ہو چکا ہے اور وہ نام نہاد جو بھٹی صحت اور دیناوی جاہ اور فانی دولت کے حصول کی خاطر مذہب، بدعتیہ و لوگوں کو توہ کر دئے بغیر اپنے حق میں داخل کرتے ہیں اس طرح وہ صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ساتھ بد مذہب کے سبب جمل کا انجام کر کے صحیح العقیدہ مسلمانوں کے ایمان کو فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے دکھاریں کے نام سے اپنے آپ کو کبھی حضرت مجاہد کے سلسلہ سے وابستہ ہو کر ان کا فتنہ چاہے ہو حضرت مجاہد کے سلسلہ کے ساتھ کھاتے ان کی تشبیہات کے حامل کی شش کی تلاش کریں۔

۸۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس فساد کی طرح فرمایا کہ جسے ایک بدعتیوں کی طرح دیکھیں وہاں کو کھانا رکھتی ہے۔ (کتاب الفکر، باب ماری فی الہو، مکتوب نمبر ۱۵۱، رقم: ۴۱۳، ص ۱۰۱)

۸۲۔ حضرت مجاہد و فانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان مسلمانوں کے لئے عموماً اور مشائخ عقیدہ کے لئے خصوصاً اور پیران کے واسطے سے عقیدہ سے وابستگان کے لئے نص ہے کہ وہ کسی شخص آپ کا مرید اور آپ کے سلسلہ سے وابستہ ہے جو بدعتیوں سے اجتناب کرنا ہوگا اور جو مذہب کو کھیں سے دوستی و ملاقات رکھتا ہو پھر چاہے اپنے نام کے ساتھ سلسلہ طریقت میں سے جتنے سلاسل کی نسبت چسپاں کر لے اس کا تعلق کسی سلسلہ کے ساتھ بھی نہیں ہے سلسلہ سے وابستگی تو دور کی بات ہے اس کا تو ایمان ہی خطر ہے۔ میں ہے وہ اپنے ایمان کی شرمناک ہے۔

۸۳۔ حضرت مجاہد و فانی رحمہما کے فرمان اس وقت کا ہے جب بدعتیوں میں سے رافضی تفسیر زمین ہند میں زوروں پر تھا تو آپ نے ان کی مذمت فرمائی، رد و ابطال فرمایا، وہابیت کی پیروی اور اس کی ہند میں

(یعنی رافضی)۔ (۸۴)

۲۵۔ سودی قرض میں سبب کا سبب روپیہ حرام ہے

آپ اس دن فرماتے تھے کہ ربا قرض سودی میں صرف زیادتی ہی حرام ہے، اور بارہ غلہ کے عوض دس غلہ قرض لینے میں صرف یہی دو غلہ زیادتی حرام ہے، لیکن جب نقدی کتابوں کی طرف رجوع کیا تو معلوم ہو گیا کہ شریعت میں جس حد میں زیادتی ہے اس میں ربا (سود) بھی ہے، پس ناچار یہ عقد حرام ہوگا اور جو کچھ حرام کے سبب سے حاصل کریں، وہ بھی حرام ہو گا۔ پس وہ غلہ بھی رہا (سود) ہوگا اور حرام۔ (۸۵)

۲۶۔ نفسِ امارہ کی مذمت اور اس ذاتی مرض کا علاج

میں نے ہندو دم و کرم، نفسِ امارہ انسانی خب و جاہ و ریاست پر پیدا کیا گیا ہے اور اس کا مقصد ہے کہ اس کو کھانوں پر بندگی کا حاصل کرنا ہے، اور وہ بالذات اس بات کا خواہاں ہے کہ وہ کھانوں پر بندگی کرے اور اس کے امر و نہی کے تابع ہو جائے اور وہ خود کی کھانوں اور دھرم کے لئے کھانوں پر بندگی کرے، اس لئے کہ اس کے ساتھ اللہ ویت اور شکر کا ہے بلکہ وہ بے سعادت ہے۔ (۸۶)

۸۷۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس فساد کی طرح فرمایا کہ جسے ایک بدعتیوں کی طرح دیکھیں وہاں کو کھانا رکھتی ہے۔ (کتاب الفکر، باب ماری فی الہو، مکتوب نمبر ۱۵۱، رقم: ۴۱۳، ص ۱۰۱)

۸۸۔ حضرت مجاہد و فانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرمان مسلمانوں کے لئے عموماً اور مشائخ عقیدہ کے لئے خصوصاً اور پیران کے واسطے سے عقیدہ سے وابستگان کے لئے نص ہے کہ وہ کسی شخص آپ کا مرید اور آپ کے سلسلہ سے وابستہ ہے جو بدعتیوں سے اجتناب کرنا ہوگا اور جو مذہب کو کھیں سے دوستی و ملاقات رکھتا ہو پھر چاہے اپنے نام کے ساتھ سلسلہ طریقت میں سے جتنے سلاسل کی نسبت چسپاں کر لے اس کا تعلق کسی سلسلہ کے ساتھ بھی نہیں ہے سلسلہ سے وابستگی تو دور کی بات ہے اس کا تو ایمان ہی خطر ہے۔ میں ہے وہ اپنے ایمان کی شرمناک ہے۔

۸۹۔ مکتوبات امام رنقی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۵۴، ص ۲۷

۹۰۔ مکتوبات امام رنقی، جلد اول، دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر ۱۰۲، ص ۱۰۳

ہے اور اُن کے ساتھ حسین معاشرت یعنی اچھی طرح رہنا سہنا واجب ہے، بد دماغی اور لاپرواہی اچھی نہیں۔

گرچہ عاشقِ حُسن میں ہو خود جہان کا مازنین

مازہ محبوبی کے آگے مازگی اچھی نہیں

عاشقوں کا نا زنین ہونا سراسر غلط ہے۔ (۹۱)

۲۸۔ چند نصیحتیں جو ضروری ہیں

۱۔ اپنے عقائد کو کفر و ناجیہ یعنی اہل سب سے جماعت جو کہ فرقہ ناجیہ ہیں کے عقائد کے موافق درست کریں۔ (۹۲)

۹۱۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷۰، ص ۵۴

[illegible]

۲۔ عقائد کے درست کرنے کے بعد احکام کا صحیحہ کے مطابق عمل، عبادات میں، کیونکہ جس چیز کا انحراف چکا ہے اس کا عبادتاً ضروری ہے اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اس سے ہٹ جانا لازم ہے۔

۳۔ بیچ وقتہ نماز کو سستی اور کمالی کے بغیر شرائط اور تعذیل ارکان کے ساتھ ادا کریں۔

۴۔ نصاب کے حاصل ہونے پر زکوٰۃ ادا کریں، امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے زیور میں بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا فرمایا ہے۔ (۹۳)

۵۔ اپنے اوقات کو کھیل کود میں صرف نہ کریں اور قیمتی عمر کو بیہودہ امور میں ضائع نہ کریں پھر امور مہینہ اور محظورات شرعیہ کے بارے میں کیا تاکید کی جائے۔

۶۔ عمر و دو فتنہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کر س، اور اُس کی لذت صرف فریفتہ نہ ہوں،

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله

[illegible]

-92-

آلودہ ہے۔ (۹۴)

- ۷۔ لوگوں کی نصیحت اور نسیحتی سے اپنے آپ کو بچائیں، شریعت میں ان دونوں نری فصلوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔
 - ۸۔ جہاں تک ہو سکے جو سخت پونے اور بہتان لگانے سے پرہیز کریں کیونکہ یہ دونوں نری عادتیں تمام مذہبوں پر حرام ہیں، اور ان کے کرنے والے پر بڑی وعید آئی ہے۔
 - ۹۔ خلقت کے عیبوں اور گناہوں کا ڈھانچا اور ان کے قصوروں سے درگزر کرنا اور معاف کرنا بڑے عالیٰ وصال والے لوگوں کا کام ہے۔
 - ۱۰۔ غلاموں اور ماتحتوں پر بیشعور و مہربان رہنا چاہئے اور ان کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہئے، موقع اور بے موقع ان مائراؤں کو مانا، کوٹنا اور گالی دینا اور ایسے انا مناسب ہے۔
 - ۱۱۔ اپنی قصیوں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہئے، جو ہر ساعت حق تعالیٰ کی پاک بارگاہ کی نسبت وقوع میں آ رہی ہیں اور حق تعالیٰ ان کے مواخذہ میں جلدی نہیں کرتا۔
 - ۱۲۔ عقائد کے درست کرنے اور احکام فقہیہ کے سچا کرنے کے لئے اپنے اوقات کو ذرا الٹی میں بسر کریں، اور جس طرح ذکر کا طریقہ صحیح ہے اس طرح عمل میں لائیں اور جو کچھ اس کے سمانی ہو اس کو اپنا وطن جان کر اس سے محبت کریں۔
- ہر چہ ذکر خدائے احسن ست
گر شکر خوردن ہم بجا کر اس سے
صفتی حق کے ما سا جو کچھ کہ ہے ہر چہ آنکس ہے
شکر کھانا بھی گر ہو گا عذاب جان کنوں ہے (۹۵)

۹۴۔ حدیث شریف ہے کہ "لَا يَنْبَغُ الْيَتَا فِي الْقَلْبِ" (الحامع الصغير، برقم: ۵۸۱۰، ۱۸۵/۲) یعنی گناہ بچاؤ میں غفلت پیدا کرتا ہے۔

۹۵۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، حصہ مشتم مکتوب نمبر ۳۴، ص ۸۵، ۸۶

۲۹۔ اہل سنت و جماعت کے عقائد کے مطابق عمل کرنا ذریعہ نجات ہے یعنی اولیٰ لازم ہے کہ اپنے عقائد کو اہل سنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ تعیم کے موافق درست کریں، (۹۶) دوسرے احکام شرعیہ فقہیہ کے موافق عمل کریں اور تیسرے صوفیہ کرام قدس سرہم کے بلند طریقہ پر سلوک کریں جس کو ان سب کی توفیق حاصل ہوگی، وہ دونوں جہان میں بڑا کامیاب ہو گیا اور جو ان سے محروم ہو اس کو بڑا خسارہ حاصل ہوا۔ (۹۷)

حضرت خواجہ احمر قدس سرہ سے منقول ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر تمام احوال و مواجہہ کو ہمیں دے دیں، اور ہماری حقیقت کو اہل سنت و جماعت کے عقائد کے ساتھ آراستہ نہ کریں تو سوائے خرابی کے ہم کچھ نہیں جانتے اور تمام مٹراہیوں کو ہم پر جمع کر دیں لیکن ہماری حقیقت کو اہل سنت و جماعت کے عقائد سے نوازش فرمائیں تو پھر کچھ خوف نہیں۔ (۹۸)

دسویں نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور کلہ طیبہ کے فضائل

اس کلہ طیبہ کو رحمت کے آن نانوے حصوں کے خزانہ کی کئی معلوم کرتا ہے، جو اس کے لئے ذکر و دعا فرمائے ہیں، اور جانتا ہے کہ کفر کی ظلمتوں اور شرک کی کدورتوں کو اس کے لئے کچھ نہیں کرتے، جسے کلہ طیبہ سے بڑھ کر زیادہ شفیق اور کوئی کلمہ نہیں، جس شخص نے اس کلمہ طیبہ کی تفسیر کی ہو، اور ذرا ایمان حاصل کر لیا ہو اور پھر کفر و شرک کی رسوں میں مبتلا ہو کر پھر تائب ہوئی، وہی اللہ تعالیٰ سے توبہ کیسے ہیں کہ عظیم اللہ نے فرمایا ہے کہ کئی امرا تمل میں اکبر (۹۹) فرستے تھے جن میں ایک کے صاحب بیٹی تھی، قریب کے کبر کی تھ، کے تھر (۷۳) فرستے تھے، جن میں سے ایک جنتی ہو گا اور باقی سب جہنمی۔ "صاحب نے عرض کی کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون سا ہو گا؟" حضرت نے فرمایا کہ وہ اسی طریقے پر ہو گا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اور اسی نجات پانے والے فرقہ کا نام اہلسنت و جماعت ہے اور وہ لوگ مدلل اللہ کی تابعداری کو ضروری قرار دیتے ہیں اور انحضرت ﷺ کے صحابہ کی پیروی کرتے ہیں، اسلئے! ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقیدے پر قائم رکھنا اور اسی جماعت میں رہنے ہوئے موت آئے اور ان

حضرات میں ماحشر و شریعو (مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، مکتوب نمبر ۶۷، ص ۱۵)

۹۷۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۷۷، ص ۶۴

۹۸۔ مکتوبات امام ربانی، جلد اول، دفتر اول، حصہ سوم، مکتوب نمبر ۱۹۳، ص ۸۱

اٹھائے، یہ وہ لوگ ہیں جن کا ہم گنہگار نہ بنیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے فضل و کرم سے نفع مند ہوں، (۱۰۳) اور ان کا اللہ وحی و وحیہ محروم نہیں ہوتا (۱۰۴)

ہُمْ خَلَسَاءُ اللَّهِ (۱۰۵)

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ایسے ہم گنہگار نہ بنیں کہ ان کو دیکھنے سے خدا لیا و آجاتا ہے۔

نَظَرْتُمْ دَوَاءً وَ كَلَّامَهُمْ شِفَاءً وَ صَحِيحَتُهُمْ شِفَاءً وَ بَقَاءَهُ هُمْ قُرْنٌ

۱۰۳۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر و الذعاب، باب فضل محاسن الذکر، رقم: ۶۲۸۹، ص ۱۰۳، بلفظ "وَهُمْ قُرْنٌ لَا يَنْقُطُ يَوْمَ خَلِيسَتِهِمْ"

ایضاً المقاصد الحسنہ، باب حرف الہاء، رقم: ۱۲۸، ص ۴۵۲، و قال: متفق علیہ عن ابی ہریرۃ مرفوعاً

أَيْضاً شَرْحُ فَرَمَنْ، کتاب القعوات، باب ما جاء "وَاللَّهُ مَلَكٌ مِّنْ جِبْرِائِلَ فِي الْأَرْضِ" رقم: ۳۶۰، ۱۷/۴، بلفظ "هَمُّ الْقَوْمِ لَا يَنْقُطُ لَهُمْ خَلِيسٌ"

۱۰۴۔ وَ لَا يَخْرُجُ قَلِيسُهُمْ وَ لَا يَخِيبُ مُوَبِّعُهُمْ

۱۰۵۔ "صحیح البیہقی" (کتاب القعوات، باب فضل ذکر اللہ عز و جل، رقم: ۶۴۰۸، ۱۸۷/۴، هَمُّ خَلِيسَاءَ لَا يَنْقُطُ يَوْمَ خَلِيسَتِهِمْ) بِأَوَّلِهَا وَ ذِكْرِ اللَّهِ

أَيْضاً المقاصد الحسنہ، حرف الہاء، رقم: ۱۲۸، ص ۴۵۲، و قال: و قد ثبت عن ابن عباس فی "طبرانی الصغير" و عن قس فی "الیزیر" انہما یقولان: "خَلِيسَةُ الْقَوْمِ لَا يَنْقُطُ يَوْمَ خَلِيسَتِهِمْ" (یعنی انہ کے گناہ کا امان بننے والی) اُنکی "خَلِيسَةُ الْقَوْمِ" سے، ازلہ باب من لا یؤیدہ، رقم: ۴۱۱۹، ۷۳/۴، میں رہا ہے کیا الفاظ ہیں۔ "وَاللَّهُ مَلَكٌ مِّنْ جِبْرِائِلَ فِي الْأَرْضِ"

تسلی یا رسول اللہ قال: "مَنْ لَزِمَ خَلِيسَتَهُ لَزِمَ رُؤُوسَ دُكَّانٍ لَّعَنَ اللَّهُ دُكَّانَ فُزَّ وَ خَلِيسَتُهُ كَلْبٌ يَلْبَسُ ثِيَابَ الْبَشَرِ"

نے "الادب المفرد" کے باب (۱۰۰) التعلیم، رقم: ۳۲۶، میں لکھا ہے

"مُحَمَّدٌ" (۵۹/۶)، رقم: ۲۸۱۰۱، ۲۸۱۸۳، میں لکھا ہے "یَوْمَ خَلِيسَتِهِمْ" کے

من (۱۴۰) حلیات اسماء (رقم: ۱۵۸۰، ص ۴۵۷)، میں لکھا ہے "یَوْمَ خَلِيسَتِهِمْ" کے

تکھم تہدی نے لکھا ہے کہ عن سعد بن جبیر (عن ابن عباس) قال: سَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَوْلِيَائِهِ اللَّهُ قَالَ: "لَقِيتُ بِأَوَّلِهَا دُكَّانَ فُزَّ وَ رُؤُوسَ دُكَّانٍ لَّعَنَ اللَّهُ دُكَّانَ فُزَّ وَ خَلِيسَتُهُ كَلْبٌ يَلْبَسُ ثِيَابَ الْبَشَرِ" باب تعظیم

رقم: ۱۴۹/۳، ۱۶۲۳، و فی نسخة أخرى (الأصل فَلَاحٌ وَ اللَّفْعَةُ ۵۶۷/۲) یعنی حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ملافت کیا گیا کہ ادا یا ماہکون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ جب نہیں دیکھا جائے تو اللہ عز و جل لیا جائے"

رَأَى ظَاهِرَهُمْ خَبَابٌ وَ خَبِيرٌ وَ مَنْ رَأَى بَاطِنَهُمْ نَخِي وَ أَفْلَحَ

یہ وہ لوگ ہیں جس نے ان کو پہچانا اُس نے اللہ تعالیٰ کو پایا (۱۰۶) اور ان کی نظر دوا ہے

اور اُن کا کلام شفا اور ان کی صحبت سراپا نور و شفاء ہے یہ وہ لوگ ہیں جس نے اُن کے ظاہر کو دیکھا

و محرم و نامید ہوا اور جس نے اُن کے باطن کو دیکھا بزرگ ہو گیا اور نجابت و خلاصی پائی۔

کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ اُن کی گئی ہے کیا ہے جو نے اپنے دوستوں کو عطا کیا ہے، کہ جس

نے اُن کو پہچانا اُس نے تجھے پایا اور جب تک تجھے نہ پایا اُن کو نہ پہچانا یعنی اُن کا پہچانا اور حیرا

پانا ایک دوسرے سے الگ نہیں (۱۰۷)

۳۳۔ مومن کی بلند شان اور اُس کو اپنے اعدائے سے بچنا ضروری ہے

دلِ اللہ تعالیٰ کا ہمسایہ ہے جس قدر دلِ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قریب ہے اُس قدر کوئی

اور شے قریب نہیں، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

ضروری ہے، دلِ خواہ مومن (کیکلہ) ہو یا غیر مومن، اُس کی اپنے ام سے اپنے آپ کو بچانا

۱۰۶۔ وَ هُمْ مِّنْ قَرْنِهِمْ وَ خَذَلَهُ

۱۰۷۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر دوم، حصہ مفقہ مکتوب نمبر ۵۲، ص ۴۳

۱۰۸۔ مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، دفتر سوم، مکتوب ۴۵، ص ۱۰۶، ۱۰۵

۳۴۔ حق تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنا چاہیے

ربیع و خوشی اور عافیت و بلا میں اللہ رب العالمین کی حمد ہے، اُس حکیم جل شانہ کا کوئی کام حکمت و بہتری سے خالی نہیں ہوتا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے اُس میں سراسر اصلاح و بہتری ہوتی ہے۔

﴿وَعَسَىٰ أَنْ تَكُونُوا ضَآئِبًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا ضَآئِبًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ (۱۰۹)

اور قریب ہے کوئی بات تمہیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (نکرات الحان)

پس آپ اُس کی بلا (آزمائش) پر صبر کریں، اُس کی قضا پر راضی رہیں، اُس کی اطاعت پر تابت قدم رہیں، اور اُس کی نافرمانی سے بچیں۔ جِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ يُفَعِّلُ مِنْهُ مَنْ يَّشَاءُ﴾ (۱۱۰)

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرماتا ہے۔ (نکرات الحان)

اپنے افعال سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں اور اُس سے علو عافیت طلب کریں۔ (۱۱۱)

۳۵۔ قرآن مجید تمام احکام شرعیہ کا جامع ہے

قرآن مجید تمام احکام شرعیہ بلکہ تمام گزشتہ شریعتوں کا جامع ہے اس شریعت کے بعض

احکام اس قسم کے ہیں جو نص کی عبارت اور اشارت اور دلالت اور ارتقا سے مفہوم ہوتے ہیں، اس قسم کے احکام کے فہم میں تمام خاص و عام اہل لطف برابر ہیں۔

دوسری قسم کے احکام وہ ہیں جو اجتہاد اور استنباط سے مفہوم ہوتے ہیں، یہ فہم آخر مجتہدین کے ساتھ مخصوص ہے، جن میں اول آنحضرت ﷺ بقول جمہور، پھر آنحضرت ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم، پھر آنحضرت ﷺ کی امت کے تمام مجتہدین ہیں۔

قرآن مجید کی تیسری قسم کے احکام اس قسم کے ہیں جن کو سمجھنے سے انسان کی طاقت عاجز ہے، جب تک احکام کے مآزل کرنے والے جل شانہ کی طرف سے اطلاع نہ ملے اُن احکام کو کچھ سمجھ نہیں سکتے، اس اعلام و اطلاع کا حاصل ہونا مستحکم خدا ﷻ کے ساتھ مخصوص ہے، تنفیذ کے سوا کسی اور کو یہ اطلاع نہیں دیتے، یہ احکام اگرچہ کتاب سے ہی ماخوذ ہیں، لیکن چونکہ ان احکام کے مظہر تنفیذ ﷺ ہیں اس لئے یہ احکام سنہ کی طرف منسوب ہوئے ہیں، کیونکہ اس مظہر تنفیذ ہے، جس طرح احکام اجتہاد یہ کو قیاس کی طرف منسوب کرتے ہیں اسی اعتبار سے احکام ﷺ ان احکام کا مظہر ہے، پس سنہ و قیاس دونوں احکام کے مظہر ہیں۔ (۱۱۲)

عظیم امام اعظم ﷺ اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں علامہ شہر آشوب کی تجللی سنہ پہلی سنہ کی تاریخ ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اُن شریعت کی متابعت کریں گے، آنحضرت ﷺ کی سنہ کا ارتقا بھی کریں گے، کیونکہ اس شریعت کا فتح جائز نہیں، عجب نہیں کہ علامہ طاہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجتہدات سے ان کے ہاخذ کے کمال و دینی اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں اور اُن کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں، حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ البقلۃ و الاسلام کی مثال حضرت امام اعظم کوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے جنہوں نے رب و تقویٰ کی برکت اور سنت کی متابعت کی دولت سے اجتہاد و استنباط میں وہ بلند درجہ حاصل کیا ہے جس کو دوسرے لوگ سمجھ نہیں سکتے، اور اُن کے مجتہدات کو قیاس و معانی کے باعث کتاب و سنت کے مخالف جانے ہیں، اُن کو اور اُن کے اصحاب کو اصحاب رائے خیال کرتے ہیں، یہ سب کچھ اُن کی حقیقت تک

نہ پہنچے اور اُن کے فہم و فراست پر اطلاع نہ پانے کا نتیجہ ہے۔ (۱۱۳)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جنہوں نے اُن کی فقاہت کی باریکی سے تھوڑا سا حصہ حاصل کیا ہے فرمایا ہے:

الْفَقَهَاءُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ أَبِي حَنِيفَةَ (١١٤)

۱۱۳۔ امام ربانی مجدد دلفانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے وافی ہیں کہ میں نے چوتھائی قندہ بن کے لئے مسلم بن جب کو باقی آسمان پر چوتھائی سال سارے شریک بنے۔ قندہ میں صاحب خانہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور باقی سب ان کے سال بچے ہیں، مگر جو اس کے کس نہ بچے علی کا پانچ سو لیکن مجھے امام شافعی سے گواہی دیتی ہے اور انہیں بزرگ جانتا ہوں اس نے بعض نقل کاموں میں ان کی تقلید کر لیتا ہوں۔ لیکن کیا کہوں دوسرے آسمان پر چوتھائی کو فاطمہ اور کمال ثوبی کے باوجود امام ابوحنیفہ کے سامنے بچوں کی طرح دو گیتوں (مکتوبات امام ربانی، جلد دوم، حصہ خفہ، مکتوب نمبر ۵۰، ص ۱۶۵) اور دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزرگوں کے بزرگ ترین امام ہیں، وہ امام اہل بیڑوں کے اکمل ہیں، ان کی بے نظری شان کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ وہ امام، لاکھ امام احمد بن حنبل اور امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سب سے زیادہ عالم اور متقی ہیں، ان کا مقام ان مقام سے بلند ہے۔ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تمام فقہاء اسلام امام ابوحنیفہ کے سامنے جھک کر سجدہ کرتے ہیں، امام شافعی جب امام ابوحنیفہ کی قبر پر فاتحہ کے لئے حاضر ہوتے تھے تو کہتے تھے: اے ابوحنیفہ! وہ پوچھو دے تھے اور انی مائے برعل کرنے کی بجائے امام ابوحنیفہ کو ترجیح دے کر سجدہ کرتے تھے کہ جسے شرم آتی ہے کہ میں اس شخص کے سامنے انی مائے برعل کا اعلان کروں جس کی مائے برعل کا اعلان کرنا برا ہے، آپ کا یہ معمول تھا کہ حضرت امام ابوحنیفہ کے مزار کی زیارت کروانے کے لئے ان کے مزار پر دو دن امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا چھوڑ دیتے تھے اور پھر کی نماز ادا کرتے تھے اور ان کے مزار پر سجدہ کرتے تھے، حقیقت یہ ہے کہ اگر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام اور شان کو امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحیح طور پر جانتے تھے۔ (بند۱ و معاذ، حضرت امام اعظم کی عظمت، ص ۸۲)

١١٤ - تهذيب التهذيب من اسبغ الفصوله برقم: ٨٣٩٦ بلفظ ٣٨٨٨ غَيَّبَ فِي الْفَقْرِ عَلَى أَبِي حَيْثَمَةَ
أَيْضاً عَمْرُو الصَّلَاحِ ص ١٨٧ بلفظ ٣٨٨٩ غَيَّبَ فِي الْفَقْرِ فَهَرَبَ عَلَى أَبِي حَيْثَمَةَ -
أَيْضاً الْأَنْصَارُ الْحَرَّةُ الثَّلَاثُ ذَكَرَ أَبِي حَيْثَمَةَ برقم: ٢٧٢٢ قول الشافعي فيه ص ٢١٠ -

أيضاً تلويح بقداد، باب الثون، ذكر من اسمه النعلان، ٢٤٦/١١.

أيضاً اتصلوا بالترجيح للمنهب الصحيح، الباب الأول، ص ٤٥٦.

أيضاً نبيها الصَّحيفة، ص ١٠٤، بلغة "النَّاسُ قَوْلٌ عَلَى أَبِي حَبِيبَةَ فِي الْفَيْهِ"

یعنی، فقہاء سب امام ابو حنیفہ کے عیال ہیں۔ (۱۱۵)

ان کم ہمتوں کی جرأت پر افسوس ہے کہ اپنا قصور دوسروں کے لئے لگاتے ہیں:

قاصر کے لئے کہتے ہیں قاطعہ را طعن قصور
حاشی اللہ کہ ہر امام بربان این گھر را
بہر شیران جہاں بسہ این سلسلہ اند
ز وہ از حیلہ چپان بگسلد این سلسلہ را
اگر کوئی قاصر لگائے طعن اُن کے حال پر
قویہ تو بہر گز زبان پر لاؤں میں اس کا گھر
شیر ہیں باندھے ہیں اس سلسلہ میں سب کے سب
لوحڑی جلد سے توڑے کس طرح یہ سلسلہ
اود یہ جو خوب محمد باسرا رحمۃ اللہ علیہ نے
”فصول مستحکم“ میں لکھا ہے کہ ”حضرت عیسیٰ علیہ
السلام خود ل کے بعد امام ابوحنیفہ کے مذہب کے موافق عمل کریں گے“ ممکن ہے کہ اسی
مناسبت کے باعث جو امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے
لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کا اجتہاد حضرت امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
اجتہاد کے موافق ہوگا، نہ یہ کہ اُن کے مذہب کی تقلید کریں گے، کیونکہ حضرت روح اللہ علیہ
السلام کی شان اس سے بڑے کہ علما ء اُمت کی تقلید کریں، بلکہ تکلف و تعصب کہا
جائے کہ اس مذہب کی نورانیت کشتیِ فخر میں دبیائے عظیم کی طرح دکھائی دیتی ہے اور
مذہبِ مذہبِ انبیا و اشراف کی طرح نظر آتے ہیں۔

ہے جس کی بات ہے کہ امام عظیم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب کی پیروی میں سب سے آگے ہیں کی کہ احادیث میں اسل کو احادیث میں اسل کی طرح متابعت کے لائق جانے اور اپنی بات پر مقدم سمجھتے ہیں اور ایسے ہی صحابہ کے قول کو حضرت خیر البشر ﷺ کی شرفِ صحبت کے باعث اپنی رائے پر مقدم جانتے ہیں، دوسروں کا ایسا حال نہیں، پھر بھی مخالف اُن کو

۱۱۵۔ احمد بن حنبل کا کرتے ہیں کہ محمد بن امام شافعی سے سنا آپ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک سے اس سے پہلے سنا تھا کیا آپ نے امام مالک سے فرمایا کہ وہ ان سے حاضر ہوا کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، میں نے اپنے شخص کو دیکھا وہ گناہی کے چکر کے ستون کو دیکھا اور کہہ کر بے سونے کا بچہ دلاں سے ثابت کر دے (الانصرار و الترجیح للمذهب الصحيح، الباب الاول، ص ۴۵۶) اسے نقل کرنے کے بعد عبد اللہ ابن الجوزی حنفی ۶۵۳ھ کے لکھا کہ اس کے صحیح ابو اسحاق شیرازی نے "طبقات الفقہاء" میں مذکور کیا ہے۔

باغوں میں لے جائے جن کے منچے نہیں ہیں۔ (کنز الایمان)
اور فرمایا:

﴿وَذُرُوا ظَاهِرَ الْأَيْمَنِ وَبَاطِنَهُ﴾ (۱۲۳)

اور چھوڑ دو گھملا اور نہ بھیا گناہ۔ (کنز الایمان)

گناہوں سے تو پرکرا کر غرض کے لئے فرض میں ہے، کوئی بشر اس سے مُستغنی نہیں ہو سکتا جب انبیاء علیہم السلام تو یہ سے مُستغنی نہیں ہوئے تو پھر اوروں کا کیا ذکر ہے۔ (۱۲۴)
حضرت سید المرسلین ﷺ فرماتے ہیں:

وَأَنَا لَسِعَاءٌ عَلَى قَلْبِي، وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ وَالْآلِئَةِ
سَبْعِينَ مَرَّةً (۱۲۵)

یعنی، میرے دل پر پردہ آ جاتا ہے اس لئے رات دن میں ستر بار اللہ
تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔ (۱۲۶)

۱۲۳۔ سورة الانعام: ۱۲۰/۱

۱۲۴۔ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں تو یہ واستغفار سے محروم گناہوں کی بخشش ہی نہیں اللہ تعالیٰ کو ان سے
خوشنودی بھی ہے لہذا تعالیٰ کسی کا بارگاہ میں آہ و زاری کرنے سے منع فرماتا ہے۔ (کنز الایمان)
پسند ہی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوتا ہے جس کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا
رضائے انبیاء علیہم السلام ہم بھی مُستغنی نہیں ہیں۔

۱۲۵۔ آخر حرمہ مسلمہ فی "صحیحہ" فی کتاب الذکر والذہاء فیغ، (باب استغفار، ص ۱۶۹/۵۷-۴، ۲۷۰/۲)، ص ۱۲۹۶-۱۲۹۵ (۱۲۹۵) و ترمذی داؤد فی "مستدرک
الصلوات" (باب فی الاستغفار، برقم: ۱۲۰/۲، ۱۶۱۰/۲) و أحمد فی "مسند" (۲۱۱/۴)
و عبد بن حمید فی "مسند" (برقم: ۳۶۴، ۱۶۲) و الترمذی فی "عمل الیوم و
اللیلۃ" (کم یستغفر فی الیوم و اللیلۃ برقم: ۴۴۷، ص ۱۴۴) و الطبرانی فی "المکبیر"
(برقم: ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۲۰۳/۱) و بیہقی فی "الضعب" (برقم: ۶۳۱-۱۴۷/۲)
..... بالمطء مرآۃ مرآۃ

۱۲۶۔ استغفار کے لئے ٹیڑھے ہیں ان میں سے غم سے نجات بھی ہے چھٹکا اور زنجی حال کی فراہمی ہیں
چنانچہ حضرت عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہم لیا کرتے ہیں کہ رحلی اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے
استغفار کو لازم کر لیا (یہیہ استغفار کیا کرے) سے استغفار کیا) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر گئی سے

پس اگر تمنا ہے اس قسم کے ہیں کہ جن کا قلعہ اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ ہے اور بندوں
کے مظالم اور حقوق کے ساتھ قلعہ نہیں رکھتے جیسے کہ زنا اور شراب کا پینا اور سر دو ملای کا مٹنا
اور غیر نیک کی طرف غلط شہوت و دیکنا اور بغیر وضو قرآن مجید کو ہاتھ لگانا اور بدعت پر اعتقاد
رکھنا وغیرہ وغیرہ تو ان کی توبہ پندامت اور استغفار اور حسرت و انوس اور ہار گاہی میں غدر
خواری کرنے سے ہے۔ (۱۲۷)

اگر فراموشی میں سے کوئی فرض ترک ہو گیا تو توبہ میں اس کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور
نیک کی راہ اور بر غم سے نجات حاصل کرانے کا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا دم و
گناہ بھی نہ ہو۔ (سنن ابی داؤد، کتاب المغسلۃ، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵۱۸،
۱۲۱/۲۔ ایضاً سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، برقم: ۲۸۹۱، ۲۹۴/۴۔
ایضاً السنن الکبریٰ للشیخ، برقم: ۱۰۲۹۰۔ ایضاً کتاب عمل الیوم و اللیلۃ، ثواب
الاستغفار، برقم: ۱۷۱/۹، ۱۰۲۱۷۔ ایضاً المسند للإمام أحمد، ۲۴۸/۱۔ ایضاً المعجم
الکبیر، برقم: ۲۸۱/۱۰۔ ایضاً نوار الایمان، برقم: ۸۷۴، ۱۰/۴)

۱۲۷۔ اگر کوئی گناہ ہو جانے کے بعد سے دل سے نزع ہو گیا اللہ تعالیٰ سے جب رجوع ہی اللہ پڑا
تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے توبہ ہو جائے گی تو گناہوں کے بخشے جانے کی توبی امید ہے جیسا کہ
فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہ سے مروی ہے: "جس نے گناہ کیا، پس اس نے چاہا کہ اس کا رعب ہے
ہو جائے، اسے عاف فرما دے، چاہے تو عذاب دے تو حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے۔"
(الحامض الضعیف، حرف المیم، برقم: ۸۳۸۰، ۱۶۲۹/۴) یہاں بھی رجوع ہی اللہ پڑا گیا،
اور حضرت عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے: "جس نے گناہ کیا، پھر اس نے چاہا کہ
اللہ تعالیٰ اس کے بس گناہوں سے قطع ہو تو اس کی بخشش ہو گئی اگر چہ اس نے بخش طلب نہ کی۔"
(الحامض الضعیف، برقم: ۸۳۸۱، ۱۶۲۹/۴) یہاں بھی رجوع ہی اللہ پڑا گیا اور جب کسی طرح
بھی رجوع نہ پڑا جائے تو گناہ کرنے والا اپنے گناہ کے سبب عذاب کا حق قرار پاتا ہے چنانچہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ: "جس نے گناہ کیا حالانکہ وہ عیسیٰ رہا ہو وہ روئے
ہوئے روز جس کا ظن ہوگا" (الحامض الضعیف، حرف المیم، برقم: ۸۳۸۲، ۱۶۲۹/۴)
یہاں روز میں جانے کا سبب اس کا گناہ ہے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع نہ کرنا ہے کیونکہ جو
فرض گناہ کر کے بخشے تو حقیر وہ اپنے گناہ میں پشیمان نہ ہوا اور گناہوں کے کہ پشیمان نہ ہوا تو اس سے
رجوع ہی اللہ پڑا گیا آج بہت سے لوگ جن میں عوام و غلام دونوں شامل ہیں اس میں حلافت
آئے ہیں گناہ دینا ہے لیکن اس سے زیادہ عیب ہے کہ گناہ کر کے اس پر پشیمان نہ ہو۔

اگر گناہ اس قسم کے ہیں جو بندوں کے مظالم اور حقوق سے تعلق رکھتے ہیں تو ان سے توبہ کا طریق یہ ہے کہ بندوں کے حقوق اور مظالم ادا کئے جائیں اور ان سے معافی مانگیں اور ان پر احسان کریں اور ان کے حق میں دعا کریں اور اگر مال و اسباب والا شخص ہو تو اس کے لئے استغفار کریں اور اس کا مال اس کے وارثوں اور ادا کو دے دیں اور اگر اس کا وارث معلوم نہ ہو تو مال چاہت کے برابر صاحب مال اور اس شخص کی نیت کر کے جس کو ناحق لیا وہی ہو بخیر و مساکین میں صدقہ و خیرات کر دیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے جو صادق ہیں سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی بندہ سے گناہ سرزد ہو تو وضو کرے اور نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ (۱۲۸)

- ۱۲۸۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵۲۱، ۱۲۲/۲
- ابيض سنن الترمذی، قلوب الصلاۃ، ما جاء فی الصلاۃ عند الضرۃ برقم: ۱۰، ۱۰۶، ۱۰۷
- ابيض کتاب عمل الیوم واللیلۃ ما یفعل من لیلۃ الغنیم و ما یفعل من لیلۃ الحزن
- ص: ۱۳۸، ۱۳۹
- ابيض کتاب عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۰، ۱۰۶
- ابيض سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاۃ، باب ما جاء فی الاستغفار، برقم: ۱۷۹، ۱۷۸، ۲، ۱۳۹۵
- ابيض کتاب فضلها للطبرانی، باب (۲۷۱) فضل الاستغفار فی اقبال الصلوات، برقم: ۱۸۴۱
- ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۷، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸
- ابيض المسند للإمام أحمد، ۲/۱
- ابيض مولود فلکمان، کتاب التوبۃ، باب فیمن اذنب ثم صلی الخ، برقم: ۲۴۵، ص: ۶۰۸
- ابيض عذۃ الجیص فی حصین، الباب الرابع، صلاۃ التوبۃ، ص: ۶۵
- ابيض تحفة المخلصین، الجزء الثالث، الباب الرابع، صلاۃ التوبۃ برقم: ۲۰۴، ۸۳۶/۳
- ابيض مختصر کتاب الموافقة بین أهل البيت والصحابۃ باب ما روی علی عن لیلی بکر الخ، ص: ۵۶

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَفْعَلْ مَسْئَةً أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا (۱۲۹)

جو شخص برائی کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ کو بخیر و رحیم پائیے گا۔

ایک حدیث میں ہے، جو شخص گناہ کر کے مدام ہو تو یہ عداوت اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ (۱۳۰)

ایک اور حدیث میں ہے، ”آج کل کرنے والے ہلاک ہو گئے“ (۱۳۱)

حدیث تدریسی ہے: ”میرے بندے جو کچھ میں نے تجھ پر فرض کیا ہے، ادا کر تو سب لوگوں کے لیے زیادہ عابد ہو جائے گا اور جن باتوں سے منع کیا ہے، ہٹ جا، تو سب سے زیادہ پرہیزگار بن جائے گا، اور جو کچھ میں نے تجھے رزق دیا ہے اس پر قناعت کر تو سب سے فنی ہو جائے گا۔“ (۱۳۲)

- ۱۳۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵۲۱، ۱۲۲/۲
- ابيض سنن الترمذی، قلوب الصلاۃ، ما جاء فی الصلاۃ عند الضرۃ برقم: ۱۰، ۱۰۶، ۱۰۷
- ابيض کتاب عمل الیوم واللیلۃ ما یفعل من لیلۃ الغنیم و ما یفعل من لیلۃ الحزن
- ص: ۱۳۸، ۱۳۹
- ابيض کتاب عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۰، ۱۰۶
- ابيض سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاۃ، باب ما جاء فی الاستغفار، برقم: ۱۷۹، ۱۷۸، ۲، ۱۳۹۵
- ابيض کتاب فضلها للطبرانی، باب (۲۷۱) فضل الاستغفار فی اقبال الصلوات، برقم: ۱۸۴۱
- ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸
- ابيض المسند للإمام أحمد، ۲/۱
- ابيض مولود فلکمان، کتاب التوبۃ، باب فیمن اذنب ثم صلی الخ، برقم: ۲۴۵، ص: ۶۰۸
- ابيض عذۃ الجیص فی حصین، الباب الرابع، صلاۃ التوبۃ، ص: ۶۵
- ابيض تحفة المخلصین، الجزء الثالث، الباب الرابع، صلاۃ التوبۃ برقم: ۲۰۴، ۸۳۶/۳
- ابيض مختصر کتاب الموافقة بین أهل البيت والصحابۃ باب ما روی علی عن لیلی بکر الخ، ص: ۵۶
- ۱۳۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵۲۱، ۱۲۲/۲
- ابيض سنن الترمذی، قلوب الصلاۃ، ما جاء فی الصلاۃ عند الضرۃ برقم: ۱۰، ۱۰۶، ۱۰۷
- ابيض کتاب عمل الیوم واللیلۃ ما یفعل من لیلۃ الغنیم و ما یفعل من لیلۃ الحزن
- ص: ۱۳۸، ۱۳۹
- ابيض کتاب عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب فی الاستغفار، برقم: ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۰، ۱۰۶
- ابيض سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاۃ، باب ما جاء فی الاستغفار، برقم: ۱۷۹، ۱۷۸، ۲، ۱۳۹۵
- ابيض کتاب فضلها للطبرانی، باب (۲۷۱) فضل الاستغفار فی اقبال الصلوات، برقم: ۱۸۴۱
- ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸
- ابيض المسند للإمام أحمد، ۲/۱
- ابيض مولود فلکمان، کتاب التوبۃ، باب فیمن اذنب ثم صلی الخ، برقم: ۲۴۵، ص: ۶۰۸
- ابيض عذۃ الجیص فی حصین، الباب الرابع، صلاۃ التوبۃ، ص: ۶۵
- ابيض تحفة المخلصین، الجزء الثالث، الباب الرابع، صلاۃ التوبۃ برقم: ۲۰۴، ۸۳۶/۳
- ابيض مختصر کتاب الموافقة بین أهل البيت والصحابۃ باب ما روی علی عن لیلی بکر الخ، ص: ۵۶
- ۱۳۳۔ حلیۃ السالکین، کتاب التوبۃ، باب فیمن اذنب ثم صلی الخ، برقم: ۲۴۵، ص: ۶۰۸
- ۷۴/۲۔ ابيض کنز العمال، کتاب الجہاد، قسم الاقوال، حرف الواو: الورع، برقم: ۷۴۷، ۱۷۲/۲

اور ایک روایت میں ہے کہ ”بجز اس کو ترذکرے وہ مجھے بھی مترذکرے اور جس چیز سے اس کو اپنے پیچھے مجھے بھی پہنچتی ہے“ (۱۴۱)

حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: ”فاطمہ مجھے تھے سے زیادہ پیاری ہے، اور تو میرے نزدیک اُس سے زیادہ عزیز ہے“ (۱۴۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن تحائف دہا لے آتے تھے اور اس سبب سے رسول اللہ ﷺ کی رضامندی طلب کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج دو گروہ تھیں، ایک گروہ میں حضرت عائشہ، حصہ، سودہ اور صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں حضرت اُمّ سلمہ اور باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں تو حضرت اُمّ سلمہ والے گروہ نے حضرت اُمّ سلمہ سے کہا کہ آپ ﷺ سے عرض کریں کہ آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ جہاں میں ہوا کروں وہیں تحائف لایا کریں پس حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی ماگروہ سے یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اُمّ سلمہ! میں بارے میں مجھے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کے سوا کسی اور گورت کے کپڑے میں میرے لیے بردبار نہ ہوں۔“

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بات نبی کریم ﷺ کو عرض کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اُمّ سلمہ! میں بارے میں مجھے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کے سوا کسی اور گورت کے کپڑے میں میرے لیے بردبار نہ ہوں۔“

۱۴۱۔ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم، باب فضائل فاطمہ رضی اللہ عنہا، ۹۳/۶۳۸۸، (۲۴۴۹)، ص ۱۱۸۸

عنها الخ، برقم: ۹۳/۶۳۸۸، (۲۴۴۹)، ص ۱۱۸۸

أَيْضاً شَتْنُ نَبِيِّ دَاوُدَ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا يَكْرَهُ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ

برقم: ۳۸۵/۲۰۲۰۷۱

أَيْضاً شَتْنُ الْقُرْمَنِيِّ، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ

برقم: ۵۳۷/۴، ۳۸۶۷

أَيْضاً شَتْنُ ابْنِ مَاجَةَ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْغُرَّةِ، برقم: ۴۹۲/۲، ۱۹۹۸

أَيْضاً نَفْلَةُ الْقُرْمَنِيِّ فِي ”مَشْكَاة“، برقم: ۴۳۶/۴، ۳۰۱۱۳۹

۱۴۲۔ إِنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: فَاطِمَةُ أَحَبُّ بَنَاتِكَ وَأَنْتَ أَحَبُّ عَلَيٍّ بِنْتِهَا

بلایا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا، تاکہ وہ یہی بات رسول اللہ ﷺ سے کہیں، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے میری بیٹی! کیا تو اس چیز کو دوست نہیں رکھتی جس کو میں دوست رکھتا ہوں“، عرض کیا کہ کیوں نہیں، پھر فرمایا کہ ”اس کو یقینی عائد کو دوست رکھو“ (۱۴۳)

حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی عورتوں میں سے کسی پر اپنی غیرت نہیں کی کہ عتیقی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کی، حالانکہ میں نے اُن کو دیکھا نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ کا ذکر فرمایا کرتے تھے اور بسا اوقات بکری ذبح کر کے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عتیموں کو بھیج دیا کرتے تھے، اور جب کبھی میں کہتی کہ کیا خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی عورت دنیا میں نہیں ہوئی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے کہ ”وہ تو عتیمی کہتی تھی اور اُس سے میری اولاد تھی“ (۱۴۴)

۱۴۳۔ صحیح البخاری، کتاب الہیۃ، باب من اُهلہی یلی صاحبہ و تحزی بعض نسائہ دون

ہی، برقم: ۱۵۱/۲، ۲۵۸۱

أَيْضاً صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، بَابُ فِي فَضَائِلِ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، برقم: ۲۴۴۲، ص ۹۵۱، ۹۵۰

أَيْضاً شَتْنُ الْقُرْمَنِيِّ، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، برقم: ۳۸۷۹،

۵۴۰، ۵۴۱/۴

أَيْضاً نَفْلَةُ الْقُرْمَنِيِّ فِي ”مَشْكَاة“، برقم: ۴۴۴/۴، ۳۰۱۱۸۹

۱۴۴۔ صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصاری، باب تزویج النبی ﷺ عیدۃ الخ،

برقم: ۴۹۲/۴، ۳۸۱۸

أَيْضاً صَحِيحُ مُسْلِمٍ، كِتَابُ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، بَابُ فَضَائِلِ عَائِشَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، برقم: ۷۵۰/۶۳۵۹، (۲۴۳۵)، ص ۱۱۸۲

أَيْضاً شَتْنُ الْقُرْمَنِيِّ، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، برقم: ۵۴۰/۴، ۳۸۷۹

أَيْضاً شَتْنُ ابْنِ مَاجَةَ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ الْغُرَّةِ، برقم: ۴۹۱/۲، ۱۹۹۷

أَيْضاً الْمُسْتَدَلَامُ لِأَحْمَدَ ۲۰۲/۶

أَيْضاً مَشْكَاةُ الْمُصَنِّعِ، كِتَابُ الْمَنَاقِبِ، بَابُ مَنَاقِبِ زَوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، برقم: ۴۴۴/۴، ۳۰۱۱۸۹

طور پر رحمت فرمادے۔

تخصیصِ محبت، رسالت، خلقت (محبوبیت)، محبت، برگزیدگی، اسرئی (سیر ملکوت) رویت و ثر ب رب تبارک و تعالیٰ، وحی، شفاعت، وسیلہ، بزرگی، بلند درجہ، مقام محمود، مہربانی، معراج، (عرب و عجم) سرخ و سیاہ کی طرف، بیعت، انبیاء کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت فرمانا، اہم سابقہ اور انبیاء کرام علیہم السلام پر کواہی دینا، اولاد آدم کی سرداری، ولولہ، ائمہ، خوشخبری دینا، دُرستنا، اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ممکن و طاعت، امانت، ہدایت، رحمت، للعاقلین، مقام رضا کا پانا سوال کا قبول ہونا، کوثر، سماع قول، اقسام نعمت، عفو گزشتہ و آئندہ، و صبح و زور (جو بھگد کا اٹھانا)، ذکر کی بلندی، مدد سے سرفراز کرنا، نزولی سکین، ملائکہ سے تائید، کتاب و حکمت، سبج مثالی اور قرآن عظیم دینا، بزرگیزہ نعمت، اللہ عزوجل کی طرف بلا، اللہ عزوجل اور فرشتوں کی جانب سے دُور و بھیجا، لوگوں کو اس کا حکم دینا جس کا اللہ عزوجل نے مشاہدہ کر لیا، ان سے تکلیف اور سخت و شدید عبادت کو دُور کرنا، آپ کے نام کی قسم بیان کرنا، آپ کی دعاؤں کا قبول فرمانا، پتھروں اور کوکھوں کا کلام کرنا، مَر دوں کا زندہ کرنا، بہروں کو سنا کرنا، اللہ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہونا، کم کو زیادہ کرنا، کھارے سے لالہ کو پیٹھ کرنا، چاند کو کھوکھو کرنا، سورج کو دواں کرنا، اشیاء کو چھلکا کرنا، عورت کو دلچسپ کرنا، عورت سے مدد دینا، غائب پر اطلاع دینا، بادلوں کا سایہ کرنا، لشکر و سپاہ کا کھمبہ چھتہ، غلیظوں سے نجات دینا، لوگوں کے شر سے بچانا، آپ کے خون و بول کا پاک ہونا اور بامعنی ہونا، اللہ کی طرف سے یہاں تک کہ کوئی عقل ان کو نہیں گھیر سکتی اور آپ کو ایسا علم ملتا ہے کہ اس کا کمال ہے اس علم کے عطا کرنے والے بغلیت و دینے والے (خدا) کے کوئی احاطہ نہیں کر سکتا، کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ہی ہے جس نے آپ کو اللہ کے لئے آخرت میں بڑے بڑے مراتب اور مقدس درجات و سعادتِ حشری کے مرتبے میں دُور کیا وہی رحمت فرمائی کہ عقلیں اُن کے سچے ہی شہر جاتی ہیں، اور اُن کے ادراک سے وہ دُور خیال تک متحیر ہو جاتے ہیں۔ (۱۰۱)

آپ ﷺ کا خلیہ مبارک

آپ کی صورت اور اس صورت کا جمال اور آپ کے اعشاء و خونی کے متناسب ہونے میں تو بہت ہی احادیث صحیحہ و مشہورہ منقول ہیں، جملہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یعنی حضرت علی، حضرت انس، بن مالک، حضرت ابو ہریرہ، حضرت براء بن عازب، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابن ابی بلال، حضرت ابن ابی حنیفہ، حضرت جابر بن سرہ، حضرت اُمّ معبد، حضرت ابن عباس، حضرت خیر بن لیث، حضرت ابی طفیل، حضرت عذراء بن خالد، حضرت خرمیم بن قاتک، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ کا کورا رنگ، سیاہ و کھادہ آنکھیں، سرخ و روئے والی لمبی چٹکیں، روشن چہرہ، باریک ابرو، اُدھنچنی (ناک)، چوڑے دانت، گول چہرہ، فراخ پیشانی، گھٹی ریش مبارک جو سینہ کے احاطہ میں لے، شکم و سینہ بھرا، چوڑا سینہ، بڑے کان، بھری ہوئی ہڈی، موٹے بازو، ہاتھ بڑے، چمکیں، فراخ قدم چوڑے، ہاتھ پاؤں لمبے، بدن مبارک خوب چمکتا، سینہ بڑا، کمر بڑا، گول کی باریک کمر، میانہ قد، نہ زیادہ طویل نہ نڈیا و قصیر، باوجود اس کے سب سے زیادہ لمبا شخص ہے، اور آپ کے برابر کھڑا ہونا تو اس سے بلند معلوم ہوتے۔

آپ کے مبارک سال نہ بالکل سیدھے نہ ٹڈاں جب آپ ﷺ تشریف لے جاتے تو خدا ان مبارک سال کے چمکنے، بارش کے بولنے کی طرح سفید و شفاف، جب آپ ﷺ گنگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی چھریاں آپ کے خدا ان مبارک سے چھریاں ہیں، گردن نہایت غلصہ صورت نہ آپ کے کچھ بہت بھرا ہوا تھا نہ بہت لافز بلکہ بدن کے متناسب ہونا کوشت تھا۔ (۱۰۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی بالوں والے کو کہہ اس کے بال کندھوں تک لگتے ہوئے، سرخ لباس میں حضور ﷺ سے زیادہ غلصہ صورت نہ دیکھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو

خوبصورت نہ دیکھا، گویا آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں سورج حیر رہا ہے، جب آپ ﷺ مسکراتے تھے تو دیاروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلواری طرح چمکتا تھا، آپ نے کہا نہیں بلکہ چاند سورج کی طرح چمکتا تھا اور آپ کا چہرہ گول تھا۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں کہا کہ آپ ﷺ دوسرے بہت خوبصورت اور قریب سے نہایت شریف اور حسین معلوم ہوتے تھے۔

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مثل چمکتا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی تعریف میں یہ آخری الفاظ بیان فرمائے کہ جو شخص اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا وہ خوفزدہ ہو جاتا اور جو آپ ﷺ سے ملاقات کرتا وہ حضور ﷺ سے محبت کرتا۔ (۱۰۳)

اللہ کی سرِ باقیم شان ہیں یہ ان سا انسان وہ انسان ہیں یہ قرآن تو ایمان بناتا ہے انہیں ایمان یہ کہتا ہے میری جان تک یہ (معاذ حق)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارے رُوف و رحیم کا ہے جو ہمیں لگا کر حبیب ﷺ کے مدد سے ان چھ الفاظ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور اسے ہرگز نہ ٹھکرا اور قارئین کے لئے ذریعہ نجات بنائے اس میں جو بھی کمی یا غلطی ہوئی اُسے معاف فرما، اور کلمہ

بائیں فرما کر شہادت کی موت مدینہ منورہ میں عطا فرما اور شیخ میں مدفن مقدس فرما دے۔

خداوند! دمِ آخر یہ عزرائیل فرمائیں جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

تو قننی از دو ہر عالم من فقیر روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو بنی کہ حایم نہ گریز از شکستہ مصطفیٰ چہاں تکمیر

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین (۱۰۴)

خدا محمد اشراف نقشبندی مجتہدی

۱۰۴ - اس مفید تالیف کے مؤلف، میر طریقت، رہبر شریعت حضرت غلام مصطفیٰ محمد اشراف نقشبندی مجتہدی دامت برکاتہم العالیہ نے اس تحریر کے ذریعے اور کارکنان جمعیت اشاعت الہدایت (پاکستان) نے اس کی تحقیق و توثیق اور اس کی اشاعت کے ذریعے روزِ محشر شریعت کی کوشش کی ہے جو موجودہ حالات میں یقیناً بہت بڑا معاونت کا کام ہے کیونکہ مساکین شرعیہ کو رواج دینا جلتی خدا کے حکم کو

انہیں کیا اصلاح کا انبیاء علیہم السلام کی بیروی کر ہے، چنانچہ حضرت مجتہد دلفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں ”مسب سے اعلیٰ شکل ہے کہ روزِ محشر شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنا اور اس کے خلاف نہ کرنا جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عز و جل کی راہ میں

کھڑو اور بے خوف شہادت کرنے سے بڑھ کر بے کیونکہ مساکین شرعیہ کو رواج دینا انبیاء علیہم السلام کی بیروی کر ہے، چنانچہ حضرت مجتہد دلفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں ”مسب سے اعلیٰ شکل ہے کہ روزِ محشر شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنا اور اس کے خلاف نہ کرنا جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عز و جل کی راہ میں

کھڑو اور بے خوف شہادت کرنے سے بڑھ کر بے کیونکہ مساکین شرعیہ کو رواج دینا انبیاء علیہم السلام کی بیروی کر ہے، چنانچہ حضرت مجتہد دلفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں ”مسب سے اعلیٰ شکل ہے کہ روزِ محشر شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنا اور اس کے خلاف نہ کرنا جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عز و جل کی راہ میں

کھڑو اور بے خوف شہادت کرنے سے بڑھ کر بے کیونکہ مساکین شرعیہ کو رواج دینا انبیاء علیہم السلام کی بیروی کر ہے، چنانچہ حضرت مجتہد دلفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں ”مسب سے اعلیٰ شکل ہے کہ روزِ محشر شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنا اور اس کے خلاف نہ کرنا جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عز و جل کی راہ میں

کھڑو اور بے خوف شہادت کرنے سے بڑھ کر بے کیونکہ مساکین شرعیہ کو رواج دینا انبیاء علیہم السلام کی بیروی کر ہے، چنانچہ حضرت مجتہد دلفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں ”مسب سے اعلیٰ شکل ہے کہ روزِ محشر شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنا اور اس کے خلاف نہ کرنا جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عز و جل کی راہ میں

کھڑو اور بے خوف شہادت کرنے سے بڑھ کر بے کیونکہ مساکین شرعیہ کو رواج دینا انبیاء علیہم السلام کی بیروی کر ہے، چنانچہ حضرت مجتہد دلفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں ”مسب سے اعلیٰ شکل ہے کہ روزِ محشر شریعت کی کوشش کی جائے، کسی شرعی حکم کو جاری کرنا اور اس کے خلاف نہ کرنا جب کہ اسلامی شعائر مٹائے جا رہے ہوں۔ اللہ عز و جل کی راہ میں

- ۱۶۔ **أُسْدُ فَحْقَاتِي قِي مُتَرَقَّةُ الصُّفَاتِ** - لابن الأثير الحزري، عز الدين كي الحسن على بن محمد الشيباني (ت ۶۲۰ھ)، دار الفكر بيروت ۱۴۲۳ھ - ۲۰۰۳م
- ۱۷۔ **الإشارة في أصول الفقه** - للجاحي، القاضى كى الوليد سليمان بن خلف الأنلسى، القرطبي، النعمى (ت ۵۰۰ھ)، تحقيق عادل أحمد عبد الموجود و على محمد عوض، مكتبة ترف مصطفى الباز، مكة المكرمة الطبعة الثانية ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷م
- ۱۸۔ **أَيْشَةُ الْمُسْتَعْت** (شرح مشكاة المصابيح) - للذهلى، الشيخ عبد الحق بن سيف الدين المحدث الحنفى (ت ۱۰۵۲ھ)، المكتبة النورية الرضوية، مكره، باكستان ۱۹۷۶م
- ۱۹۔ **أَقْوَالُ شَيْخَيْنِ فِي مَسَائِلِ التَّوْحِيدِ وَالْإِيمَانِ**، جمعه وحقه عبد العزيز بن عبد الله المقبل، دار التوحيد والنشر، الرياض، الطبعة الأولى ۱۴۲۴ھ - ۲۰۰۳م
- ۲۰۔ **الإكفـ** بما تضمنه من مغازى رسول الله ﷺ والثلاثة الخلفاء للكلاعى، كى الربيع سليمان بن موسى الحمرى الأنلسى (ت ۶۳۴ھ)، تحقيق محمد عبد القادر عطار، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۰ھ - ۲۰۰۰م
- ۲۱۔ **الإكفيل** فى استباط التبريل - للسيوطى، الحافظ، دار الفكر الشافعى (ت ۹۱۱ھ)، مكتبة إسلامية كوفه
- ۲۲۔ **إقام الحصر** لمن زعى سب كى بكر و عمر - للسيوطى، دار الفكر، جلال الدين كى بكر الشافعى (ت ۹۱۱ھ)، تحقيق وتعليق مروى على إبراهيم دار اللواء للطباعة والنشر والتوزيع، القاهرة، الطبعة الأولى ۱۴۱۱ھ - ۱۹۹۱م
- ۲۳۔ **إِتْبَاءُ الْأَنْبَاءِ** فى حبة الأنبياء كى أبى الحسن الصغير، العلامة غلام حسن بن المخلوم محمد صادق البندى الحنفى، تحقيق كى سعيد غلام مصطفى السندى، أكاديمية الشاه ولى الله حيدر آباد ۱۳۹۸ھ
- ۲۴۔ **إِتْبَاءُ الْأَذْكِيَاءِ** بحية الأنبياء للسيوطى، الحافظ جلال الدين كى بكر الشافعى (ت ۹۱۱ھ)، تحقيق وتعليق وتبريج المفتى محمد عطاء الله النعمى، و

- العلامة محمد قرحان القادري، جمعية إشاعة اهل السنة، ميثاء، كراتشى، الطبعة الأولى ۱۴۲۶ھ - ۲۰۰۵م
- ۲۵۔ **إِتْبَاءُ الْأَذْكِيَاءِ** بحية الأنبياء كى ضمن الحواوى للفتاوى - للسيوطى، الحافظ جلال الدين كى بكر الشافعى (ت ۹۱۱ھ)، تصحيح عبد اللطيف حسن عبد الرحمن، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ - ۲۰۰۰م
- ۲۶۔ **الاصطـ** والتبريج للمذهب الصحيح (فى ضمن الفقه و أصول الفقه من أعمال الإمام محمد زاهد الكوثرى، ربه أحمد النورى (ت ۱۳۸۷ھ)) - لسبط ابن الحزري، والمحدث الفقيه المؤرخ كى المظفر جمال الدين يوسف بن مزمل الحنفى (ت ۶۵۴ھ)، تحقيق العلامة زاهد الكوثرى (ت ۱۳۷۱ھ) دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۵ھ - ۲۰۰۴م
- ۲۷۔ **الإيمان** فى فضائل الأئمة الثلاثة الفقهاء - لابن عبد البر، الحافظ كى عمر يوسف بن عبد الله بن محمد القرطبي الأنلسى المالكى (ت ۶۳۳ھ)، اعنى، الشيخ محمد قاسم البوعزة، المكتبة الفوقرية العاصمية، كراتشى
- ۲۸۔ **الأنوار** فى فضائل المصطفى - للبعوى، مخرى السنة الحسين بن مسعود (ت ۱۱۶ھ)، تحقيق العلامة إبراهيم البوقوبى، دار المكنى، دمشق، الطبعة الأولى ۱۴۱۶ھ - ۱۹۹۵م
- ۲۹۔ **الأنوار** للشمعة كى الجمع بين مفردات الصحاح التسعة لابن الصلاح، الحافظ أبى عمرو عثمان بن عبد الرحمن الكردى الموصلى الشافعى (ت ۶۴۳ھ)، تحقيق سيد كسروى حسن، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶م
- ۳۰۔ **الأنوار** للشمعة من المواهب اللدنية للنهائى، الشيخ يوسف بن إسماعيل الشافعى (ت ۱۳۵۰ھ)، تصحيح الشيخ عبد الوارث محمد على، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ - ۱۹۹۷م

- ۳۱۔ **أحوال القبور** وأحوال أهلها۔ لابن رجب، العلامة أبي الفرج زين الدين عبد الله بن حسن أحمد الحنبلي (ت ۷۹۵ھ)، تعليق خالد عبد اللطيف المسبح العلمي، دار الكتاب العربي، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م
- ۳۲۔ **أحوال القبور** وأحوال أهلها إلى النشور۔ لابن رجب، العلامة أبي الفرج زين الدين عبد الله بن حسن أحمد الحنبلي (ت ۷۹۵ھ)، تحقيق بشير محمد هويو، مكتبة المكتبة الرضا، ومكتبة دار البيان، دمشق، وبيروت، الطبعة الثانية ۱۴۱۴ھ۔ ۱۹۹۴م
- ۳۳۔ **البايعات** على إنكار البدع والحوادث۔ لأبي شامة، العلامة عبد الله بن حسن بن إسماعيل الشافعي (ت ۶۶۰ھ)، تحقيق عادل عبد المنعم أبي العباس، مكتبة الشافعي، الرياض
- ۳۴۔ **البحر المرقوم**۔ للبيزار، للمحقق الإمام أبي بكر أحمد بن عمرو الحنكسي (ت ۲۹۲ھ)، تحقيق عادل بن سعد، مكتبة الطورم والحكم، المدينة المنورة، الطبعة الأولى ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۳۵۔ **البحر المتيق** في مناسك المعتبر والحاج إلى بيت الله الشريف، لأبي شامة، الإمام أبي البقاء، محمد بن أحمد المكي الحنكسي (ت ۲۹۲ھ)، تحقيق عبد الله بن أحمد عبد الله بن حسن، مؤسسة الريان، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ۔ ۲۰۰۶م
- ۳۶۔ **الكتابة والشهادة** لابن كثير، الحافظ أبي الفداء إسماعيل بن عمر (ت ۷۴۴ھ)، تحقيق يوسف الشيوخ محمد البقاعي، دار الفكر، بيروت، الطبعة الثالثة ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م
- ۳۷۔ **بغية القلتمس** في شبايع حديث الإمام مالك بن أنس۔ للعلائي، الحافظ صلاح الدين أبي سعيد خليل بن الأمير سيف الدين القمشقي الشافعي (ت ۷۶۱ھ)، تحقيق وتعليق حمدي عبد المعيد الشافعي، عالم الكتب، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۰۵ھ۔ ۱۹۸۵م

- ۳۸۔ **تحفة المناصك** في أحكام المناسك۔ للبهوتي، الشيخ محمد بن أحمد بن علي الحنبلي (ت ۱۰۸۸ھ)، تحقيق وتعليق الدكتور عبد الله بن محمد بن أحمد المقرئ، الرياض ۱۴۲۵ھ
- ۳۹۔ **طوغ الأمان** من أسرار الفتح الرباني شرح ترتيب مُسنَد الإمام أحمد بن حنبل القبياني۔ للشاعاني، الشيخ أحمد عبد الله بن حسن البياض (ت ۱۳۷۸ھ)، أعضيته به حسان عبد المنان، بيت الأفكار الدولية، الأردن
- ۴۰۔ **بومستان سعلی**۔ الإمام شرف الدين بن عبد الله (ت ۶۹۱ھ)، انتشارات عالمگیری، ترجمه محمد علی فروغی (ذکاء الملک) المطبع ایران
- ۴۱۔ **بومستان**۔ للسندي، شرف الدين بن عبد الله (ت ۶۹۱ھ)، مير محمد كپ خانہ، كراتشي
- ۴۲۔ **بومستان**۔ للسندي، العلامة لمحمد علي، صدر الشريعة الحنفی (ت ۱۳۶۷ھ)، مكتبة إسلامية، لاهور۔
- ۴۳۔ **تاريخ الأديان** من تجلوه القاموس۔ للزبيدي، السيد محمد مرتضى بن محمد الحنفی (ت ۱۲۰۵ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۲۰۰۷م
- ۴۴۔ **تاريخ الأديان**۔ للأصبهاني، الإمام أبي نعيم أحمد بن عبد الله بن أحمد (ت ۴۲۰ھ)، تحقيق سيد كسروي حسن، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۴۵۔ **تاريخ الإسلام** ووفيات المشاهير والأعلام۔ للذهبي، المؤرخ شمس محمد بن أحمد (ت ۷۴۸ھ)، تحقيق الدكتور عبد السلام، دار الكتب العربي، بيروت، الطبعة الثالثة ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۸م
- ۴۶۔ **تاريخ بغداد** (مدينة الإسلام)۔ للبغدادی، الإمام أبي بكر أحمد بن علي الخطيب (ت ۴۶۳ھ)، تحقيق صفی جميل العطار، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۷۴ھ۔ ۲۰۰۴م

- ٤٧- تاريخ خرحان، للسهمي، الحافظ حمزة بن يوسف السهمي (ت ٤٢٧ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤ م
- ٤٨- تاريخ خليفة بن خياط، أبي عمرو العصري البصري (ت ٢٤٠ هـ)، برواية مفتي بن خالده تحقيق الأستاذ الدكتور سهيل زكار، دار الفكر، بيروت ١٤١٤ هـ - ١٩٩٣ م
- ☆ التاريخ الكبير للبخاري = كتاب التاريخ الكبير
- ٤٩- تاريخ مفيدة يتحقق - لابن عساكر، الحافظ أبي القاسم علي بن الحسن ابن هبة الله بن عبد الله الشافعي (ت ٢٣٠ هـ)، تحقيق علي شيري، دار الفكر، بيروت ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م
- ٥٠- تاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام والمنبئة الشريفة والقبور الشريفة - لابن الضياء، الإمام أبي البقاء محمد بن أحمد بن محمد المكي الحنفي (ت ٨٥٤ هـ)، تحقيق العلامة إبراهيم الأزهرى وأمين نصر الأزهرى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٤ م
- ٥١- تاريخ سخطيف الحديث - لابن تقيّة الإمام أبي محمد جمال الدين عبد الله السبكي (ت ٢٧٦ هـ)، تحقيق محمد عيسى، دار الفكر، بيروت ١٤١٥ هـ - ١٩٩٥ م
- ٥٢- تبصير الصريحة مناقب أبي حنيفة المشهور، للشيخ جمال الدين عبد الرحمن الشافعي (ت ٩١١ هـ)، إدارة القرآن والعلوم الإسلامية، كركوك، الطبعة الثانية ١٤١٨ هـ
- ٥٣- شجرته وقصته - لابن عاصم، الشيخ محمد الطاهر، مؤسسة التاريخ، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م
- ٥٤- تحفة هود شريف، للمخيري، العلامة حبيب البشر الزنگوني، دار القرآن والبحر، بعبى
- ٥٥- تحفة الأعراف بمعرفة الأطراف - للمزني، الحافظ جمال الدين أبي المحتاج

- يوسف بن عبد الرحمن (ت ٧٤٢ هـ) - تعليق عبدالصمد شرف الدين، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م
- ٥٦- تحفة السامعين بشرح غرّة الجصن الفخمين من كلام سيد المرسلين، للفاسي، لمحدث في عبدالله محمد بن عبد القادر (ت ١١١٦ هـ)، تحقيق و تعليق الدكتور محمد بن عزوز، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٨ هـ - ٢٠٠٨ م
- ٥٧- تحقيق روح المعاني - للمحقق محمد أحمد الأمدة وعمر عبدالسلام السلامي، دار احياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م
- ٥٨- تحقيق محمود محمد نصر علي الشنن الترمذي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م
- ٥٩- تلويح الزاوي في شرح تقريب النور، للسيوطي، الحافظ جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر الشافعي (ت ٩١١ هـ)، تحقيق و تعليق الدكتور أحمد بن حاشم، دار الكتاب العربي، بيروت ١٤١٩ هـ - ١٩٩٩ م
- ٦٠- تلويح في أحوال الموءن وأموال الآخرة - للقرطبي، الإمام شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري (ت ٦٧١ هـ)، دار المنار، القاهرة، المكتبة الشاملة، مكة المكرمة
- ٦١- حرمته قال قاضي - للمحلى، المحدث قطب الدين أحمد بن عبد الرحيم الشيرازي، ولي الله الحنفي (ت ١١٧٦ هـ)، تاج كميني، كراتشي
- ٦٢- تهليل الوصوف إلى معرفة أسباب الشؤزل (الجامع بين الروايات البخاري واليسابوري وبين التورزي، والقرطبي، وابن كثير، والسيوطي)، للشيخ خالد عبد الرحمن العلك، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٠ هـ - ٢٠٠٠ م
- ٦٣- تشويق إلى البيت العتيق، للبخاري، العلامة جمال الدين محمد بن محب الدين أحمد المكي الشافعي (ت ٦٩٠ هـ)، تحقيق أبي عبدالله محمد حسن محمد حسن إسماعيل، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م
- ٦٤- تظهير الحقائق والامان - للهيني، الإمام المحدث أحمد بن محمد بن علي بن

- حجر المكي الشافعي (ت ٩٧٤هـ)، علق عليه عبد الوهاب عبد اللطيف، مكتبة القاهرة، مصر.
- ٦٥- تطويع سنن أبي داود - لمرت عبد الحمادي و عادل السيد، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ - ١٩٩٧م.
- ٦٦- تفسير ابن أبي حاتم - للزبي، الإمام الحافظ عبد الرحمن بن أبي حاتم محمد النعمي الحنطلي (ت ٢٢٧هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٧هـ - ٢٠٠٦م.
- ☆ تفسير ابن جرير - تفسير العسري
- ☆ تفسير ابن عاشور - التحرير والتنوير
- ٦٧- تفسير ابن كثير - للعلامة عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن كثير الدمشقي (ت ٧٧٤هـ)، دار الأرقم، بيروت
- ☆ تفسير البغوي - معالم التنزيل
- ٦٨- تفسير البجلي - للسيد الشريف، محي الدين أبي محمد عبد القادر الجرجاني الحسني الحسبي (ت ٥٦١هـ)، تحقيق السيد الشريف الذكي، دار الفکر، بيروت، مركز البجلي، استبول، الطبعة الأولى ١٤٣٠هـ - ٢٠٠٩م.
- ٦٩- تفسير البهائم - لأبي الحسنات، السيد محمد، دار الفکر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ - ٢٠٠٤م.
- ☆ القرآن يلبكشت، لاهور
- ☆ تفسير الباقين - لأبي التاويل في معاني التنزيل
- ☆ تفسير روح المعاني - روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني
- ٧٠- تفسير الطبري - لابن جرير، الإمام أبي جعفر محمد بن جرير (ت ٣١٠هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة لأربعة ١٤٢٦هـ - ٢٠٠٥م.
- ٧١- تفسير عرقس في حقائق القرآن - للبقي، أبي محمد صدر الدين روزبهان بن أبي النصر (ت ٦٠٦هـ)، تحقيق الشيخ أحمد قريه المزيدي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٩هـ - ٢٠٠٨م.

- ٧٢- تفسير خريز - للعلوي، الفاء المحلث عبد العزيز بن الفاء ولي الله الحنطلي (ت ١٢٣٩هـ)، كتب خاتمة رحيمه، ديوبند، بوبى ١٣٨٨هـ.
- ٧٣- تفسير غريب القرآن - وروايب الفرقان - للسيد بوري، العلامة نظام الدين الحسين بن محمد بن محمد بن حسين القمي (علي هامش جامع البيان)، المطبعة الكبرى الاميرية ببولاق، مصر، الطبعة الأولى ١٢٢٩هـ.
- ☆ تفسير فتح الباري - تفسير عزي.
- ☆ تفسير القرطبي - الصامع لأحكام القرآن.
- ٧٤- تفسير الكبير - للزبي، الإمام فخر الدين محمد بن عمر الشافعي (ت ٦٠٦هـ)، دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م.
- ٧٥- تفسير الكشاف - من حقائق غوامض التنزيل وغيون الاقوال في وجوه التأويل - للزمخشري، جلال الله محمد بن عمر (ت ٥٣٨هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٢٧هـ - ٢٠٠٦م.
- ☆ تفسير المنذري - للمقاضي محمد ثناء الله عثمان الحنطلي النقشبيني (ت ١١٧هـ)، تحقيق محمد عزو غابة، دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ - ٢٠٠٤م.
- ٧٦- تفسير المنذري - للعلامة محمد رشيد رضا، دار الفکر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٨هـ - ٢٠٠٧م.
- ٧٨- تفسير المنذري - للإمام حافظ الدين أبي اليركات أحمد بن محمود الحنطلي (ت ٧١٠هـ)، دار الفکر، بيروت
- ☆ تفسير الفيافي - تفسير غراب وروايب الفرقان
- ٧٩- تفسير ترويض القلوب - للسيد، المفتي أحمد يار خان البنا بوبى الحنطلي (ت ١٣٩١هـ)، إهارة كُتب إسلامية، غجرات، باكستان
- ٨٠- تفسير هاشمي (منظوم) - للتوي، العلامة المعلوم محمد هاشم بن عبد الغفور الحارثي السند الحنطلي (ت ١١٧٤هـ)، سندى أدبي، بورده

- الحوازی، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۷م
- ۹۸۔ **الْحَوْزَةُ الْمُتَكَمِّلَةُ** فی زیارة القبر الشریف النبوی المکرم المعظم للہیسی، المحدث أحمدین محمد بن علی بن حجر التتبی (ت ۹۷۴ھ)، المکبة القادریة بالحاممة النظامیة الرضویة لاهور
- ۹۹۔ **حاشیة الشیخ علی السنی** لابن ماجة۔ لأبی الحسن الکبیر، الإمام نور الدین محمد بن عبد الہادی الحنفی (ت ۱۱۳۸ھ)، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۶م
- ۱۰۰۔ **حاشیة الشیخ علی السنی** للشمس السنی۔ لأبی الحسن الکبیر، الإمام نور الدین محمد بن عبد الہادی الحنفی (ت ۱۱۳۸ھ)، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۱۰۱۔ **حاشیة العلامة ابن حجر الہیسی** (علی شرح الإيضاح فی مناسک الحج)، للعلامة أحمد بن محمد بن علی المکی الشافعی (ت ۹۷۴ھ)، تحقیق عبدالمنعم إیراہیم، مکبة زلر مصطفى الباز، مكة المكرمة، الطبعة الأولى ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م
- ۱۰۲۔ **حاشیة العلامة العلوی** (علی التفسیر المکرم)، للعلامة محمد المصری المالکی (ت ۱۲۴۱ھ)، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۱۰۳۔ **حاشیہ مکتوبہ** إمام ربانی، للعلامة نور أحمد الیسوی، مکبة أحمد بن محمد بن کریم
- ۱۰۴۔ **حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ** فی مُعْجَازِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صلی اللہ علیہ وسلم للہیاتی، لشیخ یوسف بن إسماعیل الشافعی (ت ۱۳۵۰ھ)، تحقیق الشیخ عبدالولر محمد علی، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۶م
- ۱۰۵۔ **جِلَّةُ الْأَوْلَاءِ وَكِبَرَاتُ الْأَصْفَاءِ** للأصبهانی، الإمام أبی نعم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد (ت ۴۳۰ھ)، دار الکتب العربی، الطبعة الخامسة ۱۴۰۷ھ۔ ۱۹۸۷م

- ۱۰۶۔ **حَقِيقَةُ الْأَقْيَادِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ** بعد وفاتهم۔ للہیسی، الإمام أبی بکر أحمد بن الحسن (ت ۵۸۸ھ)، تحقیق الذکور أحمد بن عطیة الغامدی، مکبة العلوم والحکم، المدینة المنورة، الطبعة الثانية ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۱۰۷۔ **حیات القلوب** فی زیارة المصحب۔ لشنوی، الإمام المعلوم محمد ہاشم بن عبدالغفور الحارثی الشافعی الحنفی (ت ۱۱۷۴ھ)، إدارة المعارف، کراتشی ۱۳۹۱ھ
- ۱۰۸۔ **تَرْغِيبٌ لِلْعِرْقَانِ** لفسر الکافل، السید محمد نعیم الدین الحنفی (ت ۱۳۶۷ھ)، المکبة الرضویہ، کراتشی
- ۱۰۹۔ **خصائص الامة المحمديہ** للعلامة السید محمد بن علوی المالکی، المکبة المصریة بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۷ھ۔ ۲۰۰۶م
- ۱۱۰۔ **تَحْقِيقُ خِصَالِ الْغُرَى** للشیوطی، جلال الدین أبی الفضل عبدالرحمن بن أبی بکر الشافعی (ت ۹۱۱ھ)، دار الکتب العلمیہ بیروت
- ۱۱۱۔ **تَرْغِيبٌ لِلْعِرْقَانِ** لفسر الکافل، السید محمد نعیم الدین الحنفی (ت ۱۳۶۷ھ)، دار الکتب العلمیہ بیروت
- ۱۱۲۔ **دَرْجَةُ الْغُرَى** لفسر الکافل، السید محمد نعیم الدین الحنفی (ت ۱۳۶۷ھ)، دار الکتب العلمیہ بیروت
- ۱۱۳۔ **دَرْجَةُ الْغُرَى** لفسر الکافل، السید محمد نعیم الدین الحنفی (ت ۱۳۶۷ھ)، دار الکتب العلمیہ بیروت
- ۱۱۴۔ **الْفُرُقُ الشَّيْخِيَّةُ** فی الرِّدَّةِ علی الوهابیة للعلامة أحمد بن زبني دحلان المکی (ت ۱۳۰۴ھ)، المکبة الحقیقیة استانبول، ترکیہ ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۲م
- ۱۱۵۔ **الْفُرُقُ الْمُخْتَلَفَةُ** شرح تَبْوِيهِ الْأَبْصَارِ للحصکفی، العلامة محمد بن علی الحنفی (ت ۱۰۸۸ھ)، تحقیق عبدالمنعم خلیل إیراہیم، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م

- ١١٦- **القول المشتهر في الأحاديث المشتهرة** - (على هامش الفتاوى الحديثة) للسيوطي، الإمام جلال الدين عبد الرحمن الشافعي (ت ٩١١ هـ)، مطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة الأولى ١٣٥٦ هـ - ١٩٣٧ م
- ١١٧- **القول المشهور في التفسير** بالمأثور، للسيوطي، الإمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر الشافعي (ت ٩١١ هـ)، دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م
- ١١٨- **القول المنصوص في الصلاة والسلام** على صاحب المقام المحمود للهيبتي، الإمام المحدث أحمد بن محمد بن علي بن حجر المكي الشافعي (ت ٩٧٤ هـ)، عني به بوجمة عبدالقادر مكري ومحمد شاذي مصطفى عريش، دار المنهاج، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م
- ١١٩- **دفاع عن معاوية** رضي الله عنه - لزيد بن عبد العزيز الفياض (ت ١٤١٦ هـ)، مؤسسة الرسالة، الطبعة الثانية ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م
- ١٢٠- **دلائل البراهين** في ذكر الصلاة على النبي المختار صلى الله عليه وسلم، للإمام أبي عبد الله محمد بن سليمان الحزولي الشافعي (ت ٨٠٠ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٧ هـ - ٢٠٠٦ م
- ١٢١- **دلائل النبوة** لابن كبر، في إقناع عماد الدين أبي علي بن محمد (ت ٧٧٧ هـ) بمصر، لعل الشبهة كانت قرون، نشر غفراته الهند، الطبعة الأولى ١٤٢٨ هـ - ٢٠٠٦ م
- ١٢٢- **دلائل النبوة للأصبهاني**، الإمام أبي تميم أحمد بن عبد الله بن أحمد (ت ٥٠٠ هـ)، تحقيق الدكتور محمد رواس قلعه جي وعبد الوهاب، دار الفاضل
- ١٢٣- **دلائل النبوة** ومعرفة أحوال صاحب الشريعة للبيهقي، الإمام أبي بكر أحمد بن الحسين الشافعي (ت ٤٠٨ هـ)، تعليق الدكتور عبد المعطي قلعي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٢ م
- ١٢٤- **دليل القاصد** - للعلامة عبدالغني بن ياسين البغدادي الحنبلي (ت ١٣١٩ هـ)، عني به راشد بن عامر، دار الزمان، المدينة المنورة ١٤٢٨ هـ - ٢٠٠٧ م

- ١٢٥- **ديوان حسن بن ثابت الأنصاري** مع شرحه - ضبطه وصححه عبدالرحمن البرقوتي، دار الكتاب، بيروت ١٤١٠ هـ - ١٩٩٩ م
- ١٢٦- **الذخائر القدسية** في زيارة خير البرية **عليه السلام**، للعلامة عبدالحميد بن محمد بن عبد القادر رُقنس المكي الشافعي (ت ١٣٣٥ هـ) عني به قصي محمد نورس الحلاقي، دار الحاوي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٨ هـ - ٢٠٠٧ م
- ١٢٧- **الذكر المحمود** في بيان المولد المسعود - للعلامة محمد إمام الدين الحنفي القادري الرضوي، كركر سنم پريس - لاهور
- ١٢٨- **ذوق صمت** - للعلامة حسن رضا بن نقى على خان البريلوي القادري الحنفي، نوريه مرضيه پبلي كيشتر، فيصل آباد، ١٩٩٦ م
- ١٢٩- **الزحيق المحموم** شرح قتال المظوم (لابن عبدالواقد الحنفي في ضمن رسائل ابن عابدين) - لابن عابدين، العلامة السيد محمد أمين الأفتلي الشافعي الحنفي (ت ١٢٥٢ هـ)، المكتبة الهاشمية في دمشق ١٣٢١ هـ
- ١٣٠- **الزحيق المحموم** على الزكزاخار - لابن عابدين، العلامة السيد محمد أمين الأفتلي الشافعي الحنفي (ت ١٢٥٢ هـ)، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ هـ - ٢٠٠٠ م
- ١٣١- **رسائل ابن عابدين** = مجموعة رسائل ابن عابدين
- ١٣٢- **رسالة في ثبوت كرامات الأولياء** - للسجاعي، العلامة شهاب الدين أحمد بن محمد المصري الأزهرى الشافعي (ت ١١٩٧ هـ)، المكتبة الحقيقية استانبول، تركيا ١٤٠٣ هـ - ١٩٨٣ م
- ١٣٣- **وقت طان وَرَقْنَا لَكَ ذِكْرَهُ** للزوري، العلامة محب الله فقيه اعظم پبلي كيشتر، بصير نور كاره ١٤٣١ هـ - ٢٠١٠ م
- ١٣٤- **وَوَحَّ الْكَلَامَ** للحق، الشيخ إسماعيل الروسي الحنفي (ت ١٣٣٧ هـ)، تعليق الشيخ أحمد عزو وعناية دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٤ م
- ١٣٥- **الروح في الكلام** على أرواح الأموات والأحياء - لابن القيم شمس الدين أبي

- عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزُّرعی التَّمَشْقِی (ت ۷۰۱ھ)، تحقیق یوسف علی بدوی، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت، الطبعة السادسة ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۵م
- ۱۳۵۔ **الروح فی الکلام** علی ارواح الأموات والأحیاء لابن القیم شمس الدّین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزُّرعی التَّمَشْقِی (ت ۷۰۱ھ)، تطبیق محمد خالد العطار، دار الفکر، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۱۳۶۔ **الروح فی الکلام** علی ارواح الأموات والأحیاء لابن القیم شمس الدّین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الزُّرعی التَّمَشْقِی (ت ۷۰۱ھ)، دار القلم بیروت، الطبعة الثانية ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳م۔
- ۱۳۷۔ **وُجُوحُ لَمَعَاتٍ** فی تفسیر القرآن وسبع المثانی۔ للآلوسی، العلامة ابی الفضل شهاب الدین السید محمود البنادی الحنفی (ت ۱۲۷۹ھ)، صحّحه محمد أحمد الأسد وعمر عبد السلام السّلامی، دار إحياء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۱۳۸۔ **الروض الأخر** فی تفسیر السّیرة النبویة لابن هشام۔ للسهلی، الفقیه ابی القاسم عبد الرحمن بن ابی الحسن الخنصمی (ت ۵۸۱ھ)، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۹ھ۔ ۱۹۸۹م
- ۱۳۹۔ **الرحمن الغفر** فی مناقب العشرة للإمام ابی حنیفہ محمد بن عبد اللہ شہر بلحجّ الطّبری (ت ۶۹۴ھ)، دار المنار، القاهرة، الطبعة الأولى ۱۴۰۹ھ۔ ۲۰۰۹م
- ۱۴۰۔ **زاد التّجیر** فی علم التّفسیر۔ لابن الحوزی، جمال الدّین عبد الرحمن بن علی (ت ۵۹۷ھ)، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الثانية ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۲م
- ۱۴۱۔ **زبدة النّصائح** فی ھدی غیر العباد۔ لابن القیم شمس الدّین ابی عبد اللہ محمد ابی بکر الزُّرعی التَّمَشْقِی (ت ۷۰۱ھ)، دار إحياء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م
- ☆ **الزّیفة الصّلة** فی شرح الیردة = شرح قصيدة الیردة
- ۱۴۲۔ **زبدة المقامات**۔ لبلد حسانی، العارف محمد هاشم الکشمی (ت ۱۰۵۸ھ)،

- منشی نول کشور، کانپور ۱۳۰۷ھ، و مکتبة الحقيقة، استانبول ۱۴۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م
- ۱۴۳۔ **الرحمة والرحمة**۔ لابن المبارک، الإمام شیخ الإسلام عبد اللہ بن المبارک المروزی (ت ۱۸۱ھ)، تحقیق وتعلیق أحمد قریبہ دار العقیلة، القاهرة، الطبعة الاولى ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م
- ۱۴۴۔ **سبع مسائل**۔ للعارف عبد الواحد بلگرامی، (مترجم) حامد ایدہ کبیری، لاهور، الطبعة الثانية ۱۹۹۹م
- ۱۴۵۔ **سبل النّسب** والرخاء فی سیرة غیر العباد للصلّاحی الشّافعی، الإمام محمد بن یوسف التَّمَشْقِی الشّافعی (ت ۹۴۲ھ)، تحقیق وتعلیق الشّیخ عادل أحمد عبدالموجود والشّیخ علی محمد معوض، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۴ھ۔ ۱۹۹۳م
- ۱۴۶۔ **الدرر النّجیة** شرح الحامع الصّغیر۔ للعزیزی، العلامة علی بن أحمد (ت ۱۰۰۹ھ)، مکتبة الإيمان، المدینة المنورة
- ۱۴۷۔ **الدرر النّجیة** فی مناقب النّبی ﷺ۔ لشرابی، محمد شہزاد القادری، لاہور، لاہور، ۲۰۰۶م
- ۱۴۸۔ **حفاضة المؤمن** فی الصّلاة علی سید الکونین ﷺ۔ للہثانی، یوسف بن اسماعیل القاضی الشّافعی (ت ۱۳۵۰ھ)، تخریج وتصحیح عبد الوارث محمد علی، مرکز اہل السنّة، کات رضاء، قور بندر، غمرات، الطبعة الأولى ۱۴۲۵ھ۔ ۲۰۰۴م
- ۱۴۹۔ **الشفقة** لابن ابی عاصم الإمام ابی بکر أحمد بن عمرو (ت ۲۸۷ھ)، دار ابن حزم، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۶۴ھ۔ ۲۰۰۴م
- ۱۵۰۔ **الشفقة** للإمام عبد اللہ بن أحمد بن حنبل (ت ۲۹۰ھ)، تحقیق ابی ہاجر محمد السعید بن بسوی زغلزل، دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الرابعة ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م

- ١٥١- **شُعْبَةُ ابْنِ شَيْبَةَ** للعلامة بدر القادري، جمعة إشاعة أهل السنة (باكستان) كراتشي، ١٤٢٠هـ - ٢٠٠٩م
- ١٥٢- **سُنَنُ ابْنِ مَاجَه** للإمام أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني (ت ٢٧٣هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ - ١٩٩٨م
- ١٥٣- **سُنَنُ أَبِي دَاوُدَ** للإمام سليمان بن أحمد السجستاني (ت ٢٧٥هـ)، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨هـ - ١٩٩٧م
- ☆ **سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ** = الجامع الصحيح
- ١٥٤- **سُنَنُ التِّرْمِذِيِّ** - للإمام علي بن عمر البغدادي (ت ٢٨٠هـ)، تعليق محلي بن منصور، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ - ١٩٩٦م
- ١٥٥- **سُنَنُ التِّلْكَامِيِّ** - للإمام أبي محمد عبدالله بن عبدالرحمن (ت ٢٥٥هـ)، تخرج الشيخ محمد عبدالعزيز الخالدي، دار الكتب العلمية، بيروت
- ١٥٦- **سُنَنُ الْكُوفِيِّ** - للبيهقي، الإمام أبي بكر أحمد بن الحسين الشافعي (ت ٥٨٠هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ - ٢٠٠٩م
- ١٥٧- **سُنَنُ الْكُوفِيِّ** - للنسائي، الإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النخعي (ت ٣٠٣هـ)، تحقيق حسن عبدالنعم شبلو، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ - ٢٠٠١م
- ☆ **سُنَنُ النَّسَائِيِّ** = سُنَنُ النَّسَائِيِّ
- ١٥٨- **سُنَنُ النَّسَائِيِّ** - للإمام أبي عبدالرحمن أحمد بن شعيب النخعي (ت ٣٠٣هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤هـ - ٢٠٠٣م
- ١٥٩- **سُنَنُ أَعْلَامِ الْفَلَاحِ** للنعني، الإمام شمس الدين محمد بن أحمد (ت ٧٤٨هـ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ - ١٩٩٧م
- ١٦٠- **السُّوَرَةُ الْحَقِيقَةُ** للحلي، العلامة علي بن برهان الدين الشافعي (ت ١٠٤٤هـ)، ضبطه وصححه عبدالله محمد الخصلي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٧هـ - ٢٠٠٦م

- ١٦١- **السُّوَرَةُ الْقَوِيَّةُ لَابْنِ هَشَامٍ** أبي محمد عبدالملك المعافري (ت ٢١٣هـ) (مع الرُّوضُ الْأَنْفُ)، تعليق طه عبدالرؤف سعد، دار الفكر، بيروت ١٤٠٩هـ - ١٩٨٩م
- ١٦٢- **سُنَنُ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ** - للنعمي، المفتي أحمد يار خان الهنداوي الحنفي (ت ١٣٩١هـ)، مكتبة إسلامية لاهور
- ١٦٣- **سُنَنُ حَبِيبِ الرَّحْمَنِ** - ليزان مصطفى، العلامة المفتي غلام حسن القادري، مشتاق بك كلتر، لاهور
- ١٦٤- **السُّفُوفَةُ فِي الْأَحَادِيثِ الْمَشْهُورَةِ** لابن طولون، أبي عبدالله محمد بن علي بن محمد الصالحي (ت ٩٥٣هـ)، تحقيق كمال بن يسوي، زغول، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ - ١٩٩٢م
- ☆ **شرح الصَّغِيرَةِ عَلَى الْبُرْهَةِ** = عصبة الشهادة
- ١٦٥- **شرح أصول إِيْقَادِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ** للطبري اللاكائي، الحافظ أبي القاسم عبد الله ابن الحسن الشافعي (ت ٤١٨هـ)، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ - ٢٠٠٥م
- ☆ **شرح أصول إِيْقَادِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ** للطبري اللاكائي، الحافظ أبي القاسم عبد الله ابن الحسن الشافعي (ت ٤١٨هـ)، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ - ٢٠٠٥م
- ☆ **شرح أصول إِيْقَادِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ** للطبري اللاكائي، الحافظ أبي القاسم عبد الله ابن الحسن الشافعي (ت ٤١٨هـ)، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ - ٢٠٠٥م
- ١٦٦- **شرح السُّفُوفَةِ** للقاري، الإمام علي بن سلطان محمد الحنفي المعروف بالمالا على القاري (ت ١٠١٤هـ)، صححه عبدالله محمد الخصلي، دار الكتب العلمية، بيروت
- ١٦٨- **شرح صحيح مسلم** - للتَّوْصِي - للإمام أبي زكريا يحيى بن شرف الشافعي (ت ٦٧٦هـ)، تحقيق محمد قواد عبدالباقي، دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٢١هـ - ٢٠٠٠م
- ١٦٩- **شرح الكَيْسِي** (على مشكاة المصابيح) - للإمام شرف الدين الحسن بن محمد

- (ت ۷۴۳ھ)، تعلق لی عبدالله محمد علی سلمہ، دار الکتب العلمیہ بیروت الطبعۃ الأولى ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۱۷۰۔ شرح العقائد الفسیفیة - لفغانزائی، الإمام سعد الدین مسعود بن عمر (ت ۷۹۱ھ)، قدیمی کتب خانہ کراتچی
- ۱۷۱۔ شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنیة - للعلامة محمد بن عبد الباقي الزرقانی، المالکی (ت ۱۱۲۲ھ)، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الأولى ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۶م
- ۱۷۲۔ شرح قصيدة البیروت للقراری، الإمام علی بن سلطان محمد الحنفی (ت ۱۰۱۴ھ) - مخطوط مصور مخزون فی دار الکتب المملکی محمد أحمد النعمی الواقع فی غریب آباد ملو کراتچی، وتی دار الکتب لجمعية إشاعة أهل السنة الواقع بحول نور مسجده مینھا در، کراتچی
- ۱۷۳۔ شرح قصيدة البیروت - للعلامة محی الدین محمد بن مصطفیٰ بشیخ زاده (علہ) هامش عصبة الشہنة، نور محمد أصح المطابع، کراتچی۔
- ۱۷۴۔ شرح متانی الآثار - للطحاوی، الإمام أبی جعفر أحمد بن محمد البصری الحنفی (ت ۳۲۱ھ)، تحقیق محمد زہری الشافعی، دار الحدیث عالم الکتب، بیروت، الطبعۃ الأولى ۱۴۱۴ھ۔ ۱۹۹۵م
- ۱۷۵۔ شرح المصطفیٰ مختصر للنیسابوری، الإمام الحافظ أبی عبد اللہ محمد بن أبی عثمان محمد (ت ۴۰۶ھ)، تحقیق لی عاصم، دار البیانات الإسلامیة بیروت، الطبعۃ الأولى ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۱۷۶۔ اخفا بتعرف حَقُّوق المصطفیٰ - لقاضی أبی الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض البیاضی المالکی (ت ۵۴۴ھ)، دار إحياء التراث العربی، بیروت الطبعۃ الأولى ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۱۷۷۔ شفاء السقام فی زيارۃ عمود الأنام - للشبکی، الإمام المحدث تقی الدین علی الشافعی (ت ۷۵۶ھ)، تیوبہ وضوہ بیلی کبشتہ، لاہور۔

- ۱۷۸۔ لَفْطَاتُ الْحَقَائِدِ - لشمزئی، الإمام أبی عیسیٰ محمد بن عیسیٰ (ت ۲۷۹ھ)، تحقیق عبید علی کوشک، الیامہ للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت الطبعۃ الأولى ۱۴۲۳ھ۔ ۲۰۰۲م
- ۱۷۹۔ شواہد البیروت لتقویۃ یقین أهل الفتوة للحنانی، نور الدین عبد الرحمن الحنفی (ت ۸۹۸ھ)، حاجی محمد رفیق وحاجی نعمت اللہ تاجران کتب، قندھار، افغانستان
- ۱۸۰۔ شہدۃ شہداء محمد ﷺ - للاریسی، العلامة لی صالح محمد فیض أحمد الحنفی القادری، مکتبہ اویسیہ، بہاولپور ۱۴۰۵ھ۔ ۱۹۸۵م
- ۱۸۱۔ صدقہ قوی شرح مشوی مولوی ومعوی - للاریسی، العلامة لی صالح محمد فیض أحمد، مکتبہ اویسیہ، بہاولپور، ۱۹۸۱م
- ۱۸۲۔ شرح ابن عرقمۃ للإمام أبی بکر محمد بن إسحاق بن عرقمۃ النیسابوری (ت ۳۷۱ھ)، تحقیق وتعلیق الذکور محمد مصطفیٰ الأعظمی، المکتب الاسلامی، بیروت، الطبعۃ الثالثة ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۱۸۳۔ شرح ابن عرقمۃ للإمام أبی عبد اللہ محمد بن إسماعیل الحنفی (ت ۳۷۱ھ)، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الأولى ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۱م
- ۱۸۴۔ شرح تعلیم للإمام لی الحسن مسلم بن الحجاج القشیری (ت ۲۶۱ھ)، دار الأرقم، بیروت، الطبعۃ الأولى ۱۴۲۱ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۱۸۵۔ الاضواء المحرقة فی الرد علی أهل البدع والزندقۃ للہنمی، الإمام المحدث أحمد بن محمد بن علی بن حجر المکی الشافعی، (ت ۹۷۴ھ)، علی علیہ عبد الوہاب عبد اللطیف، مکتبہ القاهرة، مصر
- ۱۸۶۔ لَفْطَاتُ الْكَبِيرِ - للمصطفیٰ، الحافظ لی جعفر محمد بن عمر المکی (ت ۳۲۲ھ)، تحقیق الذکور عبدالعظیٰ امین قلعی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعۃ الأولى ۱۴۰۴ھ۔ ۱۹۸۴م
- ۱۸۷۔ ضیاء القرآن - للزہری، پیر کرم شاہ، ضیاء القرآن پبلی کبشتہ، لاہور

☆ مکتوبات ابن سعد الطبعات الكبرى

- ۱۸۸۔ **المکتوبات الکبریٰ**۔ لابن سعد محمد (ت ۲۲۰ھ)، تعليق سهيل كسابي، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۴ھ۔ ۱۹۹۴م
- ۱۸۹۔ **المکریة المحمديّة والسيرة الاحمدية** للمير کلي، الإمام محمد بن يبر علی بن اسکندر الرّوسمي القزقي (ت ۹۸۱ھ)، تحقيق الدكتور محمد حميتي مصطفى، دار الطلم العربي، حلب، سورية، الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۲م
- ۱۹۰۔ **المصتاب** فی بيان الأسباب للمعصقاتي، الحافظ شهاب الدين فی الفضل أحمد بن علی ابن حجر الشافعي (ت ۸۰۲ھ)، تحقيق عبدالکريم محمد انيس، دار ابن الحوزي، الطبعة الثانية ۱۴۲۶ھ
- ۱۹۱۔ **عَلَمَةُ الرَّحْمَنِ الْحَبِيبِ** من كلام سيد المرسلين، للإمام شمس الدين محمد بن محمد (ت ۸۸۳ھ)، دار الکتب العلمية بيروت
- ۱۹۲۔ **عَرَبِيَّةُ الشُّهُبَةِ** شرح فصيحة البردة، للخربوتي، العلامة عمر بن أحمد بن محمد أصح المطابع كراتشي
- ۱۹۳۔ **التكليات الثمينة في الفتاوى الرضوية** = الفتاوى الرضوية
- ۱۹۴۔ **مَعْرِفَةُ الصَّحَابِ** فی مناقب الإمام الأعظم أبي جعفر محمد الباقر عليه السلام، الإمام محمد بن يوسف النعماني الشافعي (ت ۴۰۰ھ)، مكتبة الإمام الشمانية المدينة المنورة
- ۱۹۵۔ **علمی سرگرمیاں** عہد رسالت اور عہد صحابہ میں (ترائب الإقاربه، محمد العاشر)۔ للکتاباني، العلامة محمد عبدالحی بن عبدالكبير الحميتي، (ت ۱۲۸۲ھ)، مترجم العلامة الحافظ محمد ابراهيم الفيضي، مكتبة فيض القرآن، كراتشي ۱۴۲۸ھ۔ ۲۰۰۷م
- ۱۹۶۔ **مَعْلَمَةُ الرَّحْمَةِ** فی حلّ شرح الوقاية للکوی، لعلامة أبي الحسنات عبدالحی الحنفی (ت ۱۲۰۴ھ)، دار الکتب العلمية بيروت ۲۰۰۹م و مكتبة إمداديه ملتان
- ۱۹۷۔ **مَعْلَمَةُ الْقُرَى** شرح صحيح البخاري، للعبتي، الإمام بدر الدين أبي محمد

- محمد بن أحمد الحنفي (ت ۸۵۵ھ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۸م
- ۱۹۸۔ **عمل اليوم واليلة** (مع صلاة الرغاب)۔ لابن السني، الحافظ أبي بكر أحمد بن محمد الدينوري (ت ۳۶۴ھ)، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۱م
- ۱۹۹۔ **عَمَلُ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ** للشمالي، الإمام أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النخاساني (ت ۳۰۳ھ)، دار الکتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ۱۴۰۸ھ۔ ۱۹۸۸م
- ۲۰۰۔ **عِدَمِيَّةُ النَّبِيِّ** کا بنیادی مقدمہ۔ للعلامة أبي الفتح نصر الله خان، کراتشي
- ۲۰۱۔ **الْفَتْوَى عَلَى الْمُنَازَعَاتِ** فی الموضوعات المشهورات۔ للسهموي، الإمام نور الدين أبي الحسن الشافعي (ت ۹۱۱ھ)، تحقيق محمد عبدالقادر عطاء، دار الکتب العلمية بيروت الطبعة الأولى ۱۴۰۶ھ۔ ۱۹۸۶م
- ۲۰۲۔ **فَتْوَى الْعَلَاءِ** ببيان الرشد۔ للشيخ مصطفى أبي يوسف الحمامي من علماء الأزهر، دار إحياء الكتب العربية مصر ۱۳۵۰ھ
- ۲۰۳۔ **فَتْوَى الْعَلَاءِ** صلاح۔ للإمام تقي الدين أبي عمرو عثمان بن صلاح الشافعي (ت ۶۳۳ھ)، دار المعرفة بيروت
- ۲۰۴۔ **فَتْوَى الْعَلَاءِ** للأعظمي، العلامة أحمد علي، صدر القرعة الحنفي (ت ۱۲۰۷ھ)، رتبہ عبد المنان الکلبی، و علق عليه المفتي محمد شريف الحق الأمجدی، المكتبة الرضوية كراتشي، الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۷م
- ۲۰۵۔ **فَتْوَى الزُّوَيَّةِ** (علي هامش الفتاوى الهندية) للکردري، حافظ الدين محمد بن محمد الحنفي (ت ۸۲۷ھ)، دار المعرفة بيروت، الطبعة الثالثة ۱۳۱۳ھ۔ ۱۹۷۳م
- ۲۰۶۔ **فَتْوَى الرَّضَوِيَّةِ** مع التخریج، لإمام أهل السنة الإمام أحمد رضا بن تقي علي خان الحنفي (ت ۱۲۴۰ھ)، رضا فاؤنڈيشن، لاہور
- ۲۰۷۔ **فَتْوَى الرَّمْلِيِّ**۔ فی قروع الفقه الشافعي، للإمام شهاب الدين أحمد بن حمزة

الزَّمَلِي (ت ٩٠٧ هـ)، وجمع شمس التَّنِين محمد بن أحمد الزَّمَلِي (ت ١٠٠٤ هـ)، تحقيق محمد عبدالسلام شاهين، دار الكتب العلمية، بيروت
الطبعة الأولى ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٤ م

٢٠٨ - فتاوى مهريّة - للعلامة السيّد پير مهر علي شاه الكيلاني، رتبه العلامة فيض أحمد فيض، طبع في باكستان انترنيشنال پرنترز، لاهور ١٤١٧ هـ - ١٩٩٨ م

٢٠٩ - فتح القوي شرح صحيح البخاري - للعسقلاني، الحافظ أحمد بن علي بن حجر الشافعي (ت ٨٥٢ هـ)، تحقيق الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م

٢١٠ - الفتح الكبير في ضم الزيادة إلى الجامع الصغير - للنبوطي، جمعه ورتبه الشيخ يوسف بن إسماعيل التيهاني الشافعي (ت ١٣٥٠ هـ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٣ م

٢١١ - فتح القضاة في مدح النعمان (وصف نعمان النبي ﷺ)، للتلمساني، الإمام أبي العباس شهاب الدين أحمد بن محمد بن أحمد المقرئ الحارثي (ت ١٠٤١ هـ)، ضبطه أحمد فريد المزيدي دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٧ هـ - ٢٠٠٦ م

٢١٢ - فتوى في كلمات أولياء (ملحق التذكرة الشريفة)، للعلامة عظيم الدين محمد أحمد الشافعي (ت ١٠٦٩ هـ)، المكتبة الخيرية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٧ هـ - ٢٠٠٦ م

٢١٣ - فتاوى الأخيار بمأثور الخطاب المخرج على كتاب الشهاب للشافعي، الحافظ شيرويه بن شهر دار بن شيرويه (ت ٥٠٩ هـ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ - ١٩٩٧ م

٢١٤ - فصل الخطاب بوصول الأحباب للعارف الإمام المحدث، المغيرة محمد بن محمد بن محمد البخاري الشهير بخواجه محمد بارسا، دار الإضاءة العربية، الكويت

٢١٥ - فضل الصلاة على النبي ﷺ، للحجضي، الحافظ القاضي إسماعيل بن

إسحاق الأزدی البصري (ت ٢٨٢ هـ)، تحقيق أسعد بن تيم، دار العلوم، عمان، الأردن، الطبعة الأولى ١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٣ م

٢١٦ - فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم للخبزي، السيّد عبدالله سراج الدين، مكتبة دار الفلاح

٢١٧ - فوائد العراقيين - للحافظ أبي سعد النقاش، الحبلي (ت ١١٤٤ هـ)، تحقيق و تعليق محمدي السيّد إبراهيم، مكتبة القرآن القاهرة

٢١٨ - قيس القيصر (شرح الجامع الصغير من أحداث البشر النذر) - للمناوي، العلامة زين الدين محمد عبدالرؤف (ت ١٠٣١ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠١ م

٢١٩ - فتاوى الحرمين - للمناوي، المحدث شاه قطب الدين أحمد بن عبدالرحيم الحنفي، الشهير بشاه ولي الله (ت ١١٧٦ هـ)، مطبع أحمدى، دهلي

٢٢٠ - فتاوى المصطفى للمصطفى لغيره زبدي، محمد الدين محمد يعقوب (ت ٨١٧ هـ)، دار إحياء التراث العربي، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٠ هـ - ٢٠٠٠ م

٢٢١ - فتاوى أبي ربه العالمين بالصلاة على محمد سيّد المرسلين ﷺ - للإمام خلف بن عبد الملك بن بشكوال (ت ٥٧٨ هـ)، تحقيق سيّد محمد سيّد وخلاف

٢٢٢ - فتاوى المصطفى، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٩٩٩ م
٢٢٣ - فتاوى المصطفى في فضيل النبيين رضي الله تعالى - للمناوي، المحدث أحمد بن عبدالرحيم الحنفي، الشهير بشاه ولي الله (ت ١١٧٦ هـ)، المكتبة السلفية، لاهور، تصوير المطبوع مطبع محبالي دهلي ١٣١٠ هـ

٢٢٤ - فتاوى لقاصد أم القرى - للمكرى، الحافظ أبي العباس أحمد بن عبدالله الشهير بمحب الدين الطبري (ت ٦٩٤ هـ)، تحقيق مصطفى الشافعي، المكتبة العلمية، بيروت

٢٢٥ - قطب الإرشاد - للمناوي، العلامة فقير الله بن عبدالرحمن النقشبندی الحنفي (ت ١١٩٥ هـ)، مكتبة إسلامية، كوتة

- ٢٢٥- **قصيدة الرقة**، لبوصري، الإمام شرف الدين أبي عبدالله محمد بن سعد بن حنبل الضنجاقي المصري (ت ٦٩٦ هـ)، جمعية إشاعة أهل السنة (باكستان)، الواقع بحوار تور مسعد ميتا، كراتشي
- ٢٢٦- **القول الجليل** في الصلاة على النبي، للبحراني، الحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن الشافعي (ت ٩٠٢ هـ)، دار الكتاب العربي، بيروت
- ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م
- ٢٢٧- **الكامل في صفات الرجال**، لابن عدي، الحافظ أبي أحمد عبدالله الحرجاني (ت ٣٦٠ هـ)، تحقيق الشيخ عادل أحمد والشيخ علي محمد معوض، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ - ١٩٩٧ م
- ٢٢٨- **كتاب الأذكار**، للثوري، الإمام أبي زكريا يحيى بن شرف الشافعي (ت ٦٧٦ هـ)، تحقيق بشير محمد عيون، مكتبة دار البيان، دمشق، الطبعة الثالثة ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣ م
- ٢٢٩- **كتاب الإحصاء**، للشاطبي، الإمام أبي إسحاق إبراهيم بن موسى الحارثي (ت ٧٩٠ هـ)، دار الفكر، بيروت ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣ م
- ٢٣٠- **كتاب الإيضاح** في مسائل الحج والعمرة، للثوري، الإمام أبي زكريا يحيى بن شرف الشافعي (ت ٦٧٦ هـ)، دار البشائر الإسلامية، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤١٧ هـ - ١٩٩٧ م
- ٢٣١- **كتاب الودع والقي** عنها، لابن وضاح، العلامة أبي عبدالله محمد بن وضاح القرطبي (ت ٢٨٧ هـ)، تحرير علي عمر محدي بن محمد المصري، مكتبة عبدالمصور بن محمد، القاهرة، الطبعة الأولى ١٤٢٦ هـ
- ٢٣٢- **كتاب التلويح الكبير**، للبخاري، الإمام محمد بن إسماعيل البخاري (ت ٢٥٦ هـ)، تحقيق مصطفى عبد القادر أحمد عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت الطبعة الأولى ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠١ م
- ٢٣٣- **كتاب التلويحات**، للشريف الحرجاني، الإمام علي بن محمد بن علي الحسيني

- الحظي (ت ٨١٦ هـ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ هـ - ١٩٩٧ م
- ٢٣٤- **كتاب تلخيص المستدرک**، للذهبي، الإمام شمس الدين أبي عبدالله (ت ٧٤٨ هـ)، تحقيق، الدكتور محمود مطرجي، دار الفكر، بيروت ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠٢ م
- ٢٣٥- **كتاب التلخيص**، للأشيلي، الحافظ أبي محمد عبد الحق عبد الرحمن (ت ٥٨١ هـ)، تحقيق وتعليق معتمد عبد الحميد السعلاني وغيره، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٥ هـ - ١٩٩٤ م
- ٢٣٦- **كتاب النقاء**، للبطريركي، الإمام أبي القاسم سليمان بن أحمد (ت ٣٦٠ هـ)، تحقيق مصطفى عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١ م
- ٢٣٧- **كتاب القواعد**، للأجري، الإمام أبي بكر محمد بن الحسين (ت ٣٦٠ هـ)، تحقيق الدكتور عبدالله بن عمر بن سليمان الذهبي، دار الوطن، الرياض، الطبعة الثانية ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م
- ٢٣٨- **كتاب التلخيص**، للذهبي، الإمام أبي بكر محمد بن الحسين (ت ٣٦٠ هـ)، تحقيق مصطفى عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٦ م
- ٢٣٩- **كتاب الفروع**، للعلامة أبي محمد أحمد بن أحمد الكوفي (ت ٣١٤ هـ)، تحقيق علي شري، دار الأضواء، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١١ هـ - ١٩٩١ م
- ٢٤٠- **كتاب القول**، للبراني، الحافظ أبي بكر جعفر بن محمد (ت ٣٠١ هـ)، تحقيق سعد عبدالغفار علي، دار أضواء السلف المصرية، القاهرة، الطبعة الأولى ١٤٢٩ هـ - ٢٠٠٨ م
- ٢٤١- **كتاب التلويح**، للواقفي، أبي عبدالله محمد بن عمر (ت ٢٠٧ هـ)، تحقيق محمد عبدالقادر أحمد عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٤ م

☆ کتاب المُنْتَقَى = المُنْتَقَى

☆ الکراماتی شرح صحیح البخاری = کواکب القُرْوی

۲۴۲۔ کشف الاستار عن زوائد الزُّکر علی الْکُتُب السَّنَدِ للهِثمی، الحافظ نور الدین

علی بن نبی بکر (ت ۸۰۷ھ)، تحقیق حبیب الرَّحْمَنِ الأعظمی، مؤسّسة

الرسالة الطبعية الأولى ۱۴۰۴ھ - ۱۹۸۴م

۲۴۳۔ کشف الغیبة ومزید الألباس عمّا اشهر من الأحادیث علی الألسنة النَّاسِ -

للمعلولانی، الشَّیخ إسماعیل بن محمد الحارثی الشافعی (ت ۱۱۶۲ھ)،

ضبطه وصحّحه الشَّیخ محمد عبدالعزیز الخالدی، دار الکتب العلمية، بیروت،

الطبعة الأولى ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷م

۲۴۴۔ کشف القصة عن جمیع الأئمّة للشَّعْرانی، الإمام عبدالوہاب بن أحمد بن علی

المصری (ت ۹۷۳ھ)، دار الفکر، بیروت، ۱۴۰۸ھ - ۱۹۸۸م

۲۴۵۔ الکلام الأوضح فی تفسیر سورة "النم نشرح" للعلامة هٰی علی خان الحنفی

(ت ۱۲۹۷ھ)، ضیاء الدین بلی کبشتر، کراچی

۲۴۶۔ کواکب ایمان فی ترجمة القرآن، إمام أهل السنة أحمد الزُّمَری بن نبی علی

خان القادری الحنفی (ت ۱۳۴۰ھ)، مکتبة دار الفکر، بیروت

۲۴۷۔ کُرُ الْفَصَال فی سُنَنِ الْأَقْوَال والأفعال۔ للهندي، شرحه وعلّق علی غنیته

بن حسام الدین (ت ۹۷۵ھ)، تحقیق محمود عمر الجبالی، دار الکتب

العلمية، بیروت، الطبعة الثانیة ۱۴۲۲ھ - ۲۰۰۴م

۲۴۸۔ کواکب القُرْوی (شرح صحیح البخاری)۔ للکرامانی، الإمام شمس الدین

محمد بن یوسف بن علی الشافعی (ت ۷۹۶ھ)، دار إحياء التراث العربی،

بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۰۵ھ - ۱۹۸۵م

۲۴۹۔ گوشتِ لَحمی و زلال حوضہ الرّوی۔ للفرهروی، العلامة عبدالعزیز بن أحمد

مخطوط مصر، مخزون فی ذُرُ الْکُتُبِ للمفتی محمد أحمد النعمی الواقع فی

ملجر کراچی، ودار الکتب لجمعیة إشاعة أهل السنة والجماعة (پاکستان)

الواقع بحوار تور مسجد، متاجر کراچی

۲۵۰۔ گلزارِ ہوشیاری للعلامة السَّيِّد سادات علی القادری (ت ۱۴۳۰ھ)، جمعیة

إشاعة أهل السنة (پاکستان)، کراچی ۲۰۰۴م

۲۵۱۔ لَکِبُ الْقَوْلِ فی معانی التَّزْوِيلِ للعلامة علاء الدین علی بن محمد البغدادی

(ت ۷۲۵ھ)، مطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر، الطبعة الثالثة

۱۳۷۵ھ - ۱۹۵۵م

۲۵۲۔ لَکِبُ الْقَوْلِ فی أسباب التَّزْوِيلِ، للسَّيِّوطی، الإمام جلال الدین عبد الرَّحْمَنِ بن

الکمال لیب بکر الشافعی (ت ۹۱۱ھ)، تحقیق محمد الفاضل، مرکز أهل

السنة بركات رضاء الهند، الطبعة الأولى ۱۴۲۵ھ - ۲۰۰۴م

۲۵۳۔ لِسَانُ الْعَرَبِ لابن منظور، أبی الفضل جمال الدین محمد بن کرم المصری

(ت ۷۱۱ھ)، دار الفکر، بیروت، الطبعة الثالثة ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۴م

۲۵۴۔ لِسَانُ الْحَوْلَانِ - للسَّعْدَانِی، الحافظ شهاب الدین أبی الفضل أحمد بن علی ابن

محمد الشافعی (ت ۸۵۲ھ)، تحقیق الشَّیخ عادل أحمد عبد الموجود، و الشَّیخ

محمد سعد معوض، دار الکتب العلمية، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۶ھ -

۱۹۹۶م

۲۵۵۔ تَوْحِیدُ الْأَوَّلِ الْعَلَمِیَّة فی السُّهُودِ الْمُحَمَّدِیَّةِ للشَّعْرانی، الإمام عبدالوہاب بن

أحمد بن علی المصری (ت ۹۷۳ھ)، تحقیق نواف الحارث، دار اتره، دمشق،

بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۵ھ - ۲۰۰۴م

۲۵۶۔ لُحْطَاتُ الشَّیْخِ شرح مشکاة المصابیح، للعلوی، الشَّیخ عبدالحق بن سیف

الدین، المحدث (ت ۱۰۵۲ھ)، تحقیق محمد عبد اللہ المفتی، و تخریج عبد

الرحمن الحوہری، مکتبة المعارف العلمية، لاہور، الطبعة الثانیة ۱۳۹۲ھ -

۱۹۷۲م

۲۵۷۔ مدد و معاد - للمُحَمَّدِ الْأَلْفِ الثَّانِی، الشَّیخ أحمد بن عبد الأحد الفاروقی،

السَّرهندی الحنفی (ت ۱۰۳۴ھ)، ترتیب و ترجمة للعلامة إقبال أحمد

الغاروقي، مكتبة نبوية لاهور

٢٥٨- **الْمَتَالِئَةُ وَجَوَاهِرُ الْجِلْمِ** للجنوبي، الإمام أبي بكر أحمد بن مروان المالكي

(ت ٣٢٢ هـ)، تحقيق السيد يوسف أحمد، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م

٢٥٩- **مَتَحَنُّ الْيَتِيمِينَ** في زوائد المُعْتَمِدِينَ (المُعْتَمِدُ الْأَوْسَطُ، الْمُعْتَمِدُ الصَّغِيرُ لِلْمُكِبَرَاتِي)، للهميشي، الحافظ نور الدين أبي الحسن علي بن أبي بكر (ت ٨٠٧ هـ)، تحقيق محمد حسن إسماعيل الشافعي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م

٢٦٠- **مَتَحَنُّ الرُّوَادِ** ومنتجب الفوائد للهميشي، نور الدين علي بن أبي بكر المصري (ت ٨٠٧ هـ)، تحقيق عبد القادر عطاء، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠١ م

٢٦١- **مَحْمُودُ سَائِلِيهِ** ابن عابدين - الشافعي، العلامة السيد محمد أمين الآفندي الحنفي (ت ١٢٥٢ هـ)، المكتبة الهاشمية في دمشق ١٣٢١ هـ

٢٦٢- **الْمَحَلَّتُ الْقَاضِلُ** بين الراوي والراعي - للراهمزي، القاضي الحسن بن عبد الرحمن (ت ٣٦٠ هـ)، تحقيق الدكتور محمد عبد الحليم، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٣٩١ هـ - ١٩٩٧ م

٢٦٣- **مَحَقُّ الْقَوْلِ** في مسألة التَّوَسُّلِ (في ضمن مقالات الجواهر)، للشيخ العلامة محمد زاهد بن حسن الحنفي (ت ١٣٧١ هـ)، أخرج له سعيد كاشي، كراتشي، الطبعة الأولى ١٣٧٢ هـ

٢٦٤- **الْمَحْطُوقَةُ** للضياء المقدسي، الإمام ضياء الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الواحد الحنبلي (ت ٦٤٣ هـ)، تحقيق معالي أ.د. عبد الملك بن عبد الله دهيش، مكتبة الأسرى، مكة المكرمة، الطبعة الخامسة ١٤٢٩ هـ - ٢٠٠٨ م

٢٦٥- **مُحَصَّرُ زَوَائِدِ مُسْتَدَلِّ الْوَقْرِ** على السُّبُكِ الْمُتَّبَعِ، ومُسْنَدُ أَحْمَدَ لِلْعُقُلَاتِي، الحافظ شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي ابن حجر (ت ٨٥٢ هـ)، تحقيق

صبري بن عبد الخالق أبي ذر، مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت، الطبعة الثالثة ١٤١٤ هـ - ١٩٩٣ م

٢٦٦- **مَخْصَرُ كِتَابِ الْمَوَاقِقَةِ** بين أهل البيت والصحابة - للحافظ إسماعيل بن علي ابن زحوية الرزقي الشَّامَانِ (ت ٤٤٥ هـ)، واختصره جلال الله أبو القاسم محمود بن عمر الزمخشري (ت ٥٣٨ هـ)، تحقيق: السيد يوسف أحمد، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ هـ - ١٩٩٩ م

٢٦٧- **مَقْلُوحُ قَبِيَّةٍ** ودرجات الفنون - للملحولي، الشيخ عبدالحق بن سيف الدين، المُنْعَلَتُ (ت ١٢٥٢ هـ - ١٦٤٢ م)، المكتبة التَّوَرِيَّةُ الرُّضَوِيَّةُ، سكهرة، الطبعة الأولى ١٣٩٧ هـ - ١٩٧٧ م

☆ **مَقْلُوحُ الْقَبِيلِ وَحَقَائِقُ التَّوَابِلِ** = تَفْسِيرُ التَّسْنِئَةِ

٢٦٨- **مَرْقِي الْفَلَاحِ** شرح تور الإيضاح كلاهما - للشرنبلاني، الإمام أبي الإخلاص حسن بن عمار الحنفي (ت ١٠٦٩ هـ)، تحقيق وتعليق بشار بكرى عربي، مكتبة زروق، دمشق

٢٦٩- **مَرْقِيَةُ الْقَائِمِ** (شرح مشككة المصابيح) - للقلاري، الإمام علي بن سلطان أحمد بن عبد الحنفي المعروف بالمأعلى القاري (ت ١٠١٤ هـ)، تحقيق الشيخ جمال هادي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠١ م

٢٧٠- **مَرْقِيَةُ الْقَائِمِ** إلى مشارع الصلاة على المصطفى ﷺ - للقسطلاني، الحافظ أبي العباس أحمد بن محمد (ت ٩٢٣ هـ)، تحقيق حسين محمد علي شكري، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م

٢٧١- **مَرْقِيَةُ** (شرح المسامرة في العقائد المنجية في الآخرة العامة لاصطلاحات السلف والعامة بطلعة والأشاعة) - لابن أبي شريف، الإمام كمال الدين محمد

- بن محمد الشافعي المقدسي (ت ٩٠٦ هـ) تحقيق كمال الدين قاري و عز الدين معيش، المكتبة المعصرية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤ م
- ٢٧٣- المسفرة في العيلة المنحبة في الآخرة لابن الهمام، الإمام كمال الدين محمد بن عبد الواحد الحنفي (ت ٨٦٦ هـ)، تحقيق كمال الدين قاري و عز الدين معيش، المكتبة المعصرية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٥ هـ - ٢٠٠٤ م
- ☆ المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرج به البخاري ومسلم في صحيحهما = المختارة
- ٢٧٤- المستوفى على الصحيحين - للحاكم الإمام أبي عبدالله محمد بن عبدالله النيسابوري (ت ٤٥٠ هـ)، دارالمعرفة، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٧ هـ - ٢٠٠٦ م
- ٢٧٥- المستوفى للإمام أحمد بن حنبل (ت ٢٤١ هـ)، المكتب الإسلامي، بيروت
- ٢٧٦- مستدرك المفصلة للحافظ أقيت أبي الحسن على الحواري (ت ٢٣٠ هـ) دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤١٧ هـ - ١٩٩٦ م
- ٢٧٧- مستطام على - للإمام أبي يعلى أحمد بن علي الموصلي (ت ٢٧٧ هـ)، تحقيق الشيخ خليل مأسون شبحاء، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٦ هـ - ٢٠٠٥ م
- ٢٧٨- مستدرك إسحاق بن زكريا - للإمام إسحاق بن إبراهيم بن زكريا (ت ٢٢٨ هـ)، تحقيق فهد مختار ضرلو المفتي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٢ م
- ☆ مستدرك زكريا - البحر الزخار
- ٢٧٩- مستدرك الحنفي، للإمام الحافظ عبدالله بن الزبير (ت ٢١٩ هـ)، تحقيق الشيخ حبيب الرحمن الأعظمي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٩ هـ - ١٩٨٨ م
- ٢٨٠- مستدرك زكريا، للإمام أبي بكر محمد بن هارون الزكري، الطبري (ت ٣٠٧ هـ)،

- دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧ هـ - ١٩٩٧ م
- ٢٨١- مستدرك حيد (المنتخب)، للإمام الحافظ أبي محمد عبد بن حميد (ت ٢٤٩ هـ)، تحقيق السيد صبيح البدر السامرائي ومحمود محمد خليل الصعدي، عالم الكتب، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨ هـ - ١٩٨٨ م
- ٢٨٢- المستدرك المستخرج على الصحيح الإمام مسلم للأصبهاني، الحافظ أبي نعيم أحمد بن عبدالله بن أحمد (ت ٤٣٠ هـ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل الشافعي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧ هـ - ١٩٩٦ م
- ٢٨٣- مكتبة المفصلة - للبرزي، الشيخ ولي الدين أبي عبدالله محمد بن عبدالله الخطيب (ت ٧٤١ هـ)، تحقيق الشيخ جمال عتاني، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣ م
- ٢٨٤- مجمع الكلام في المستغنين بغير الأثام وعليه الصلاة والسلام في القطة للحاكم - للمراشي، الإمام أبي عبدالله محمد بن موسى (ت ٦٨٣ هـ)، اعنتي محمد بن أحمد على شكرى، دار الكتب العلمية، بيروت
- ٢٨٥- المستدرك - ابن أبي شيبة، الإمام أبي بكر عبدالله بن محمد العباسي الكوفي (ت ٢٢٣ هـ)، تحقيق محمد عوامه المطس العلمي، دار قرطبة، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٧ هـ - ٢٠٠٦ م
- ٢٨٦- المتكاتب العالي بزوائد المسانيد الثمانية - للسفلاحي، الحافظ شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي بن محمد ابن حمر الشافعي (ت ٨٠٢ هـ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٤ هـ - ٢٠٠٣ م
- ٢٨٧- متكاتب السمرات بخلاصة دلائل الخيرات - للفاسي، الإمام محمد المهدي بن أحمد بن علي بن يوسف، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي ولو لاده مصر، الطبعة الثانية ١٣٧٧ هـ - ١٩٥٨ م

- ۲۸۸۔ **مَنْزُحُ النُّبُوَّةِ** فی منارج الفتوة، للکاشفی، العلامة معین الهروی (من علماء قرن التاسع)، توراتی کتب خانہ بشاور
- ۲۸۹۔ **مَنْزُحُ النُّبُوَّةِ** فی منارج الفتوة، للکاشفی المذكور من رحمہ از ہرزادہ العلامة اقبال أحمد الفاروقی، مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۷۸م
- ۲۹۰۔ **مَقَامُ الْفَرَسِ** (علی ہامش تفسیر الخازن)۔ للبقوی، أبی الحسن بن محمود بن الفراء (ت ۵۱۶ھ)، شریکہ مکتبہ ومطبعة مصطفی البابی الحلبي وکولادہ بمصر، الطبعة الثانية ۱۳۷۵ھ۔ ۱۹۵۵م
- ۲۹۱۔ **مَقَامُ الْفَرَسِ**، للخطابی، الإمام محمد بن إبراهیم (ت ۳۸۸ھ)، تعلیق عزت عبد النعاس وعادل المنیدہ در الحديث، جحص، سوریه، الطبعة الأولى ۱۳۹۲ھ۔ ۱۹۷۳م
- ۲۹۲۔ **الْمَحَقَّقُ الْمُتَّقِدُ**۔ للبدایونی، العلامة فضل الرسول القاری الحنفی (ت ۱۲۸۹ھ)، برکاتی پبلشرز، کراتشی، پاکستان ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۲۹۳۔ **الْمُعْتَمَدُ الْأَوْسَطُ** للکیرانی، للإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳۰۱ھ)، تحقیق محمد حسن محمد حسن الشافعی، دار الفکر، ودار الکتب العلمیة بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۲۹۴۔ **الْمُعْتَمَدُ الشَّيْخِ**۔ للکیرانی، للإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳۰۱ھ)، دار الکتب العلمیة بیروت، ۱۴۰۳ھ۔ ۱۹۸۳م
- ۲۹۵۔ **الْمُعْتَمَدُ الْكَبِيرُ**۔ للکیرانی، للإمام أبی القاسم سلیمان بن أحمد (ت ۳۰۱ھ)، تحقیق حمدی عبد الحمید السلفی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الثانية ۱۴۲۲ھ۔ ۲۰۰۲م
- ۲۹۶۔ **مَعْرِفَةُ الصَّحَابَةِ** للصیہانی، الإمام أبی نعیم أحمد بن عبد الله بن أحمد (ت ۴۳۰ھ)، تحقیق محمد حسن محمد حسن إسماعیل وسعد عبد الحمید السعدنی، دار الکتب العلمیة الطبعة الأولى ۱۴۲۲ھ
- ۲۹۷۔ **مَعْرِفَةُ كَلَامِ الْأَرْبَعَةِ** للصیہانی، العلامة الرافع الحسن بن محمد

- (ت ۴۲۵ھ)، تحقیق صفوان عدنان داوودی، دار القلم، دمشق، الطبعة الأولى ۱۴۲۴ھ۔ ۲۰۰۳م
- ۲۹۸۔ **مَكْتُوباتُ إِيْمَانٍ وَكَفَى**۔ للمحلّد الألف الثاني، الشیخ أحمد بن عبد الواحد الفاروقی الشرنندی الحنفی (ت ۱۰۳۴ھ)، مکتبہ أحمدیہ محدثیہ، کوئٹہ
- ۲۹۹۔ **مَكُونَاتُ مَعْصُومَةٍ** لمرؤة الوئیفی محمد معصوم بن المحلّد الألف الثاني الشیخ أحمد الفاروقی الشرنندی الحنفی (ت ۱۰۷۹ھ)، إدارة محدثیة ناظم آباد، کراتشی ۱۴۰۶ھ۔ ۱۹۸۶م
- ۳۰۰۔ **الحَقَائِدُ الْحَصَّة** فی بیان کثیر من الأحادیث المشتهرة علی الألسنة للسجّادی، شمس الدین محمد بن عبد الرحمن الشافعی (ت ۹۰۲ھ)، صححه وعلّق حواشیه عبد الله محمد الصدیق، دار الکتب العلمیة بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۰۷ھ۔ ۱۹۸۷م
- ۳۰۱۔ **مَقَامَاتُ كَلَامِي**۔ للعلامة المنید أحمد سعید الحنفی (ت ۱۴۰۶ھ)، المکتبہ الخیریه وراولپنڈی ۲۰۰۱م
- ۳۰۲۔ **مَقَامَاتُ الْكُوْفَرِي**، للعلامة محمد زاهد بن حسن الحنفی (ت ۱۳۷۱ھ)، بیج نیم سعید، ممبئی، کراتشی الطبعة الأولى ۱۳۷۲ھ
- ۳۰۳۔ **مَقَامَاتُ الْكُوْفَرِي** للغضی، العلامة أبی لمحسن محمد منظر أحمد الحنفی (ت ۱۴۲۷ھ)، سیزوری پبلشرز، کراتشی، الطبعة السادسة ۱۴۲۰ھ۔ ۱۹۹۹م
- ۳۰۴۔ **الْمُتَقَي**۔ لابن الحلزود أبی محمد عبد الله بن علی التیسوی (ت ۳۰۷ھ)، تحقیق سعد بن عبد الحمید بن محمد الشعلانی، دار الکتب العلمیة بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۷ھ۔ ۱۹۹۶م
- ۳۰۵۔ **الْمَوْطِئَاتُ**۔ للإمام مالک بن انس (ت ۱۷۹ھ)، بروایة یحیی بن یحیی المصمودی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۸ھ۔ ۱۹۹۷م
- ۳۰۶۔ **مَوْطِئَاتُ الْإِمَامِ مَالِك** رواية محمد بن حسن الشَّيْبَانِي (ت ۱۸۹ھ)، تحقیق

- وتعليق عبدالوهاب عبداللطيف، المكية العلمية
- ٣٠٧- **مولود القسطنطيني** زوالدا بن حبان، للهيتمي، الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر، (٨٠٧هـ)، تحقيق محمد عبدالرزاق حمزة، دار الكتب العلمية، بيروت
- ٣٠٨- **مواظف نصيحة** للشمسي، العفني أحمد يارخان البنايوني الحنفى (ت ١٢٩١هـ)، ضياء القرآن بيلي كيشتر، لاهور
- ٣٠٩- **المكيب** للفتية بالشيخ المحدثه للقسطلاني، العلامة أحمد بن محمد (ت ٩٢٣هـ)، تعليق مأمون بن محي الدين الحنّان، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ٤١٦هـ - ١٩٩٦م
- ٣١٠- **موسوعة الجيهر** للضائي، المذكور علي بن محمد، دارين كثير، دمشق، الطبعة الثانية ١٤٢٩هـ - ٢٠٠٩م
- ٣١١- **ميزان الاختلال** في نقد الرجال، للشمسي، الإمام شمس الدين محمد بن أحمد (ت ٧٤٨هـ) دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ - ١٩٩٩م
- ٣١٢- **الميزان الكيرى** الشعرانية المنحلة لجميع أقوال الأئمة المعظمين، تحقيق محمد في الشريعة المحدثه، للشمسراتي، الإمام عبدالوهاب بن الحسن علي المصري (ت ٩٢٣هـ)، ضبطه وصححه الشريف محمد بن محمد علي دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٨هـ - ١٩٩٨م
- ٣١٣- **نزهة المستطيل** ومشيخ النفاي، للصفوري، عبدالرشيد بن محمد، الشافعي (من علماء القرن التاسع الهجري)، تحقيق صبري موسى فتح الله دار الفجر التراث، القاهرة، الطبعة الثانية ١٤٢٥هـ - ٢٠٠٤م
- ٣١٤- **نزهة النور** - مسمى به مجموعة مغازي الرسول وفتحو المحم والمراق وفتحو الشام والمصر (فارسي) مترجم العلامة عبدالله الهزاني، نوراني كتب خانه بشاور
- ٣١٥- **تسمي الرياض** في شرح شفاء القاضي عياض، للخفاجي، العلامة شهاب الدين أحمد بن محمد المصري (ت ١٠٦٩هـ)، علق عليه محمد عبدالقادر عطاء، دار

- الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ - ٢٠٠١م
- ٣١٦- **نماذج من نظم مصطفى** - للسبلي، العفني شوكت علي الحنفى، مكية أهل السنة، فيصل آباد ٢٠٠٨م
- ٣١٧- **نوازل الأصول** في معرفة احاديث الرسول ﷺ، للحكيم الترمذي، أبي عبدالله محمد بن علي (ت ٢٨٥هـ)، تحقيق أحمد عبد الرحيم السايح والسيد الحميلي، دار الزمان للتراث، القاهرة، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ - ١٩٨٨م
- ٣١٨- **نوازل الأصول** في معرفة احاديث الرسول ﷺ، للحكيم الترمذي، أبي عبدالله محمد بن علي (ت ٢٨٥هـ)، تحقيق توفيق محمود نكله، دار النور، دمشق، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ - ٢٠١٠م
- ☆ **نور العرفان** = تفسير نور العرفان
- ٣١٩- **نور الإيمان** بزيارة آثار حبيب الرحمن - للعلامة عبد الحليم الفرنكي المحلي (ت ١٢٨٥هـ)، مترجم: (المولانا إختيار أحمد المصباحي)، مكية، نركات العلمية، كراتشي، الطبعة الرابعة ١٤٢٨هـ - ٢٠٠٧م
- ٣٢٠- **نور الإسلام** بالشيخ علي الصلاوة والسلام، للقسطلاني، أبي العباس أحمد بن الخطيب (ت ٨١٠هـ)، تعليق سليمان المحامي، دار الفجر الإسلامي، الطبعة الأولى ١٤هـ - ١٩٨٤م
- ٣٢١- **وقام الوقاء** بأخبار دار المصطفى - للشهمدي، العلامة نور الدين علي بن أحمد (ت ٩١١هـ)، اعنى به خالد عينا الفتى محفوظ، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٧هـ - ٢٠٠٦م
- ٣٢٢- **الوقاية** شرح بداية الحينى - للرفياني، برهان الدين أبي الحسن علي بن أبي بكر الحنفى (ت ٩٢٣هـ)، تعليق محمد عدنان درويش، دار الأرقم، بيروت
- ٣٢٣- **هيكلة فساد** إلى المناهج الأربعة في المناسك - لابن جماعة، الإمام عز الدين بن جماعة الكشاني (ت ٧٦٧هـ)، تحقيق الدكتور نور الدين، دار البشائر الإسلامية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٤هـ - ١٩٩٣م

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

کی ہدیہ شائع شدہ کتب

کبھی ان کبھی، زکوٰۃ کی اہمیت، عصمت نبوی ﷺ کا بیان، فلسفہ اذانِ قبر، رمضان المبارک معزز مہمان یا محترم مہیز بان؟ میلاد امان کثیر، عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل، مسائل خزانہ العرفان، عورت اور آزادی، الموائج الثریہ، ستر استغفارات،

امام احمد رضا قادیانی رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ مخالفین کی نظر میں

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

کی تالیفات میں سے

مکتبہ اہلسنت کے لیے عام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم، فتاویٰ حج و عمرہ، زیارت النبی ﷺ، تحفہ پاکستان میں علماء اہلسنت کا کردار، دعا و معذرت نماز جنازہ، طلاق ثلاثا کا شرعی حکم،

ضبط تولید کی شرعی حیثیت (برجہ کنٹرول پر جامع تحریر)

ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ کلمات الدین، بہار بیت مسجد، بہار آباد کراچی

ضیاء الدین، بیلی کیشنرز، ڈھبید مسجد، کھارادر، کراچی

مکتبہ نبیہ، بوسیل، برہنہ سبزی منڈی، نزدیکی پارک، کراچی

مکتبہ انوار القرآن، مین مسجد، مدرسہ الدین گارڈن، کراچی (خفیہ بھائی ہنگوٹی والے)

رابطے کے لئے: 0321-3885445، 021-32439799

۲۷۴۔ یادیں مٹائی تھ جانی، للعلامة مشنق احمد النظامی، جمعیت اشاعت اہل السنة

(پاکستان)، الواقع بھولہ نور مسجد، مینادر، کراچی

۲۷۵۔ الحقیقۃ والحواضر فی بیان عقائد الاکار۔ للفقہانی، للإمام عبدالوہاب بن

احمد بن علی بن احمد (ت ۹۷۳ھ)، مطبع الأزهریہ المصریہ ۱۳۰۵ھ

۲۷۶۔ الحقیقۃ والحواضر فی بیان عقائد الاکار۔ للفقہانی، للإمام عبدالوہاب بن

احمد بن علی بن احمد (ت ۹۷۳ھ)، ضبطہ وصححہ الشیخ عبدالوہاب

محمد علی، دار الکتب العلمیہ بیروت، الطبعة الأولى ۱۴۱۹ھ۔ ۱۹۹۱م

اہم اعلان

جمعیت اشاعت اہلسنت کے زیر اہتمام

میر طریقت حضرت خواجہ محمد اشرف نقشبندی مدظلہ العالی کی

مایہ ناز تصنیف

”خُد اچا ہوتا ہے رضائے محمد“

کے تمام حصوں کو یکجا کر کے مجلد شائع کیا جا رہا ہے

جو کہ ہدیہ دستیاب ہوگی